رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ الازہر عبداللہ شرقاوی
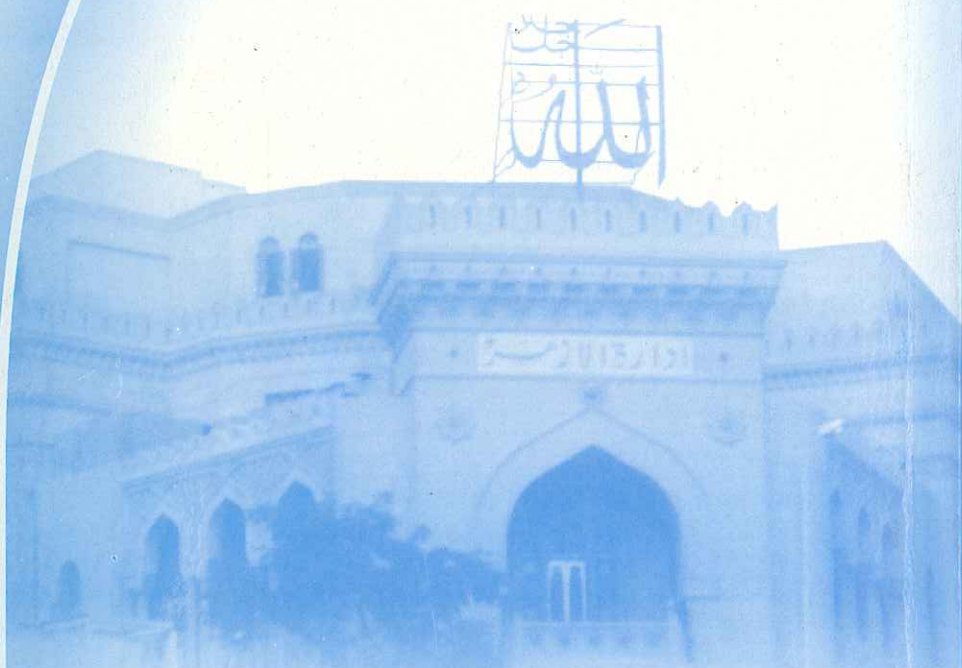
تالیف: عبدالحق انصاری

فقیہ اعظم پبلی کیشنز

دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور (اوکاڑا)

نام کتاب	شیخ الازھر عبداللہ شرقاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تالیف	عبدالحق انصاری
صفحات	80
حروف سازی	نوری کمپوزنگ سنٹر، بصیر پور شریف (اوکاڑا)
کمپیوٹر کوڈ	E:\SAAD\SHARQAVI.INP
طبع اول	۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء
ناشر	فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور شریف ضلع اوکاڑا
مطبع	شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
قیمت	بیس روپے

--- ملنے کے پتے ---

- انجمن حزب الرحمٰن، بصیر پور ضلع اوکاڑا
- ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور
- فرید بک سٹال، 38- اردو بازار، لاہور
- شبیر برادرز، 40- اردو بازار، لاہور
- بہاء الدین زکریا لائبریری، چھونبی (Chhunbi) تحصیل چوآسیدن شاہ ضلع چکوال
- مکتبہ اشرفیہ، منڈی مرید کے، ضلع شیخوپورہ
- مکتبہ قادریہ، محمود شہید روڈ، شاہدرہ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کچھ بیان اپنا

سیدی وابی حضرت فقیہ اعظم قدس سرہ العزیز (۱۳۲۲ھ-۱۴۰۳ھ) کواللہ تعالیٰ نے جن باطنی و روحانی انعامات واکرامات سے نوازا تھا، ان میں ایک نمایاں پہلو یہ تھا کہ انھیں حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی (۱۳۰۰ھ-۱۳۶۸ھ) ایسا مجمع علم وعرفان اور صاحب بصیرت مرشد و مربی عطا فرمایا--- جنھوں نے حضرت فقیہ اعظم کو حدیث، تفسیر، فقہ اور دیگر علوم متداولہ کے ساتھ ساتھ اپنے مسلسلات اور اوراد و وظائف کی اسناد و اجازت مرحمت فرمائی---

حضرت صدرالافاضل کے استاذ گرامی اور مرشد و مربی شیخ الکل حضرت شاہ محمد گل قادری کابلی (۱۲۵۸ھ-۱۳۳۰ھ) کا سلسلۂ سند براہ راست حرمین شریفین اور دیگر بلاد عرب کے جید اور ممتاز ترین علماء و مشائخ سے مربوط ہے---

حضرت شیخ الکل کابلی کو اپنے شیخ حضرت سید محمد مکی کتبی خلوتی (۱۲۸۰ھ-۱۳۲۳ھ) امام و خطیب و مدرس مسجد حرام کی وساطت سے امام طحطاوی حنفی (م۱۲۱۳ھ) اور علامہ شیخ عبداللہ بن حجازی شرقاوی مصری (۱۱۵۰ھ-۱۲۲۷ھ) کی مرویات کی اجازت حاصل ہوئی---

حضرت صدرالافاضل نے اپنے شیخ شاہ محمد گل کی ان جید اسانید کو **"الکتاب المستطاب المحتوی علی الاسانید الصحیحۃ"** کے عنوان سے مرتب کیا، جو "ثبت نعیمی" کے نام سے معروف ہے--- حضرت صدرالافاضل کی یہ کاوش لائق صد ہزار تحسین ہے--- آپ نے

ان نادر علمی اسانید سے برصغیر کے علمی حلقوں کو متعارف کرایا، جب کہ عالم عرب میں علامہ طحطاوی کی سند ابھی تک طبع نہیں ہوئی اور اس کا قلمی نسخہ مصر میں محفوظ ہے--- اسی طرح علامہ شرقاوی کی اسناد بھی ''الجامع الحاوی فی مرویات الشرقاوی'' کے نام سے پہلی بار ۱۹۸۵ء میں دمشق سے طبع ہوئیں--- مگر حیرت سی حیرت ہے کہ حضرت صدر الافاضل کی اس اہم عربی تصنیف کا ان کے کسی سوانح نگار نے تذکرہ نہیں کیا--- جس کی بنیادی وجہ سند کی اہمیت سے بے اعتنائی ہی قرار دی جاسکتی ہے، جب کہ عالم عرب میں اس قسم کی کاوش کو بنظر استحسان دیکھا جاتا ہے---

شیخ الکل حضرت شاہ محمد گل کے شیخ حضرت سید محمد مکی اور آپ کے کتبی خاندان کے تعارف پر مشتمل محترم عبد الحق انصاری کا کتابچہ نومبر ۲۰۰۳ء میں فقیہ اعظم پبلی کیشنز نے شائع کیا، جسے علمی حلقوں میں بہت پذیرائی ملی، اب انھی فاضل مصنف نے علامہ شرقاوی کا بڑے علمی و تحقیقی انداز میں تعارف پیش کیا ہے--- کتاب کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ عالم عرب کے علماء کس بلند پایہ کے صحیح العقیدہ صوفی اور مرجع خلائق مفتی و محقق تھے---

علامہ شرقاوی اپنے وقت کے عظیم صوفی، شیخ طریقت، جید عالم دین اور مصنف و مبلغ تھے--- آپ شیخ الازہر کے منصب جلیلہ پر فائز رہے--- تفسیر صاوی کے مصنف شیخ احمد بن محمد صاوی اور شیخ ابراہیم باجوری جیسے جلیل القدر علماء و مشائخ آپ کے تلامذہ میں سے ہیں---

حضرت صدر الافاضل کا سلسلۂ اسناد علامہ شرقاوی ایسے عظیم شیخ سے متصل ہے، اسی مناسبت سے شیخ الازہر علامہ شرقاوی کا تعارف شائع کیا جارہا ہے--- یقین ہے کہ اہل علم و تحقیق اسے پسند فرمائیں گے اور مصنف کی کاوشوں کو داد دیے بغیر نہیں رہ سکیں گے---

(صاحب زادہ) محمد محبّ اللہ نوری
دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف
ضلع اوکاڑا، پاکستان

ہدیہ

حضرت مولانا الحاج شاہ محمد گل کابلی مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء) کی نذر

ہندوستان کے عالم جلیل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت اُردو دان حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں---آپ کی ولادت ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء کو ہوئی اور ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء میں وفات پائی---مراد آباد میں اپنے قائم کردہ مدرسہ نعیمیہ کے احاطہ میں مزار واقع ہے---آپ مفسر، محدث، فقیہ، صوفیہ کے سلسلہ قادریہ کے مرشد، استاذ العلماء، آل انڈیا سنی کانفرنس کے روح رواں، ماہ نامہ "سواد اعظم" کے بانی اور پندرہ سے زائد کتب کے مصنف تھے، نیز صدر الافاضل کہلائے---آپ کے اساتذہ و مشائخ میں مولانا شاہ محمد گل مراد آبادی و مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما شامل ہیں[۱] جب کہ آپ کے اہم تلامذہ کے اسماء گرامی یہ ہیں:

○...... مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء)، مفسر، محدث، مسجد وزیر خان لاہور کے خطیب، تحریک قیام پاکستان کے رہنما، تحریک ختم نبوت کے سالارِ قافلہ، جمعیت علمائے پاکستان کے صدر،

شارح قصیدہ بردہ، صدر العلماء---[۲]

○...... **مولانا محمد عمر نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(وفات ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۶ء)، جامعہ نعیمیہ مراد آباد نیز مدرسہ مظہریہ آرام باغ کراچی کے شیخ الحدیث، دار العلوم مخزن علوم عربیہ کراچی کے بانی، ماہ نامہ ''سواد اعظم'' مراد آباد و ماہ نامہ ''ترجمان اہل سنت'' کراچی کے بانی رکن، جامع مسجد آرام باغ کے خطیب---[۳]

○...... **مولانا غلام معین الدین نعیمی چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(وفات ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء)، مفتی، طبیب ہفت روزہ ''سواد اعظم'' لاہور کے بانی، پچاس کے قریب کتب کے مصنف و مترجم---[۴]

○...... **مولانا احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(وفات ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء)، محدث، مفسر، فقیہ، اصولی، شاعر، صاحب تصانیف شہیرہ، حکیم الامت---[۵]

○...... **مولانا سید ابو البرکات احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(وفات ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء)، محدث، مفسر، دار العلوم حزب الاحناف لاہور کے ناظم، ماہ نامہ ''رضوان'' لاہور کے بانی، صاحب تصانیف---[۶]

○...... **مولانا محمد نور اللہ نعیمی بصیر پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(وفات ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء)، محدث، فقیہ اعظم، دار العلوم حنفیہ فریدیہ و ماہ نامہ ''نور الحبیب'' بصیر پور کے بانی، صاحب تصانیف، صوفیٔ کامل---[۷]

○...... **مولانا محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

(وفات ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء)، فقیہ، جامعہ نعیمیہ لاہور کے ناظم و ماہ نامہ ''عرفات'' کے بانی، اسلامی نظریاتی کونسل حکومت پاکستان کے رکن---[۸]

○...... مولانا پیر محمد کرم شاہ ازھری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء)، مفسر، سیرت نگار، محدث، دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے ناظم، خانقاہ چشتیہ بھیرہ کے سجادہ نشین، وفاقی شرعی عدالت کے جج، ماہ نامہ ''ضیائے حرم'' لاہور کے بانی، صاحب تصانیف، ضیاء الامت---[۹]

○...... مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء)، شیخ القرآن، صاحب تصانیف، سیاسی رہنما، جامعہ اشرفیہ لالہ موسیٰ کے بانی، مدرسہ اشرف المدارس اوکاڑا کے بانی وصدر مدرس---[۱۰]

ثبت نعیمی

مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کی اردو تصانیف اہل سنت کے اشاعتی اداروں کی سعی سے ہر خاص و عام کی دسترس میں ہیں، لیکن آپ کی ایک انتہائی اہم تصنیف ''ثبت نعیمی'' جو عربی میں ہے، کم یاب کتب میں سے ہے--- اس میں آپ نے مختلف اسلامی علوم سے متعلق اپنی اسانید روایت درج کی ہیں اور یہی اس کا بنیادی موضوع ہے--- مولانا مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا متعدد علوم میں سلسلۂ روایت ایک اہم عرب عالم و مسند شیخ عبداللہ شرقاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے متصل ہوتا ہے، لہٰذا آپ نے ان کی اسانید کی مکمل تفصیلات خود ان کی ایک تصنیف سے اخذ کر کے ''ثبت نعیمی'' میں درج کی ہیں--- آئندہ سطور میں یہ عرض کرنا مقصود ہے کہ شیخ عبداللہ شرقاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کون تھے اور مولانا مراد آبادی علیہ الرحمہ کا ان سے اتصال کن علوم میں نیز کن طرق سے ہے---

شیخ شرقاوی کا وطن و ولادت

شیخ عبداللہ بن حجازی بن ابراہیم شرقاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملک مصر کے مشرقی صوبہ کے شہر بلبیس کے نواح میں واقع چھوٹے سے گاؤں طویلہ کے ایک غریب گھرانہ میں پیدا ہوئے--- آپ کا سن ولادت کہیں مذکور نہیں، تاہم اکثر تذکرہ نگاروں نے تخمیناً ۱۱۵۰ھ/ ۱۷۳۷ء قرار دیا ہے---

آپ نے ابتدائی تعلیم وتربیت ملحقہ گاؤں قرین میں حاصل کی، قرآن مجید نیز بعض متداول کتب کے متون حفظ کیے، پھر مزید حصول علم کا شوق غالب آیا تو وطن سے جامعہ ازہر قاہرہ کی راہ لی---

ازھر یونی ورسٹی قاھرہ میں داخلہ

مصر کے دارالحکومت قاہرہ کی آبادی اس وقت ایک کروڑ کے قریب پہنچ چکی ہے، جب کہ مصر کی کل آبادی چھ کروڑ اور بائیس ممالک میں منقسم پوری عرب دنیا کی آبادی تیں کروڑ کے لگ بھگ ہے اور ملک مصر عرب دنیا کا سب سے بڑا ملک نیز قاہرہ سب سے بڑا شہر ہے---

قاہرہ یوں آباد ہوا کہ دوسرے خلیفہ راشد سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلامی لشکر نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مصر فتح کیا تو آپ نے وہاں پر فسطاط نامی شہر آباد کر کے اسے اپنا مستقر بنایا---

پھر مصر کے فاطمی حکمران معد بن اسماعیل الملقّب بہ المعز لدین اللہ (وفات ۳۶۵ھ/ ۹۷۵ء) کے حکم پر فسطاط سے پانچ میل کے فاصلہ پر ۳۵۹ھ سے ۳۶۱ھ کو ''قاہرہ معزیہ'' کے نام سے نئے شہر کی بنیاد رکھی گئی--- آئندہ دنوں میں مذکورہ دونوں شہر ضم ہو گئے اور قاہرہ کہلائے---[۱۱]

اسی معز فاطمی کے دور میں قاہرہ میں ۲۴ / جمادی الاولیٰ ۳۵۹ھ/ ۹۷۰ء کو جامع مسجد ازہر کی بنیاد رکھی گئی، جس میں درس وتدریس کا بھی اہتمام کیا گیا، جس نے آئندہ ایام میں ازہر یونی ورسٹی کی شکل اختیار کی---[۱۲]

آج پندرہویں صدی ہجری واکیسویں صدی عیسوی کے آغاز پر پوری دنیا کی قدیم ترین درس گاہیں جو اپنے قیام سے اب تک فعال ہیں، ان میں سب سے پہلا نام مراکش کی قرویین یونی ورسٹی ہے، جو ۲۴۵ھ/ ۸۵۹ء میں ایک صاحب ثروت خاتون ام البنین فاطمہ بنت محمد فہری (وفات ۲۶۵ھ/ ۸۸۰ء تقریباً) نے قائم کی، جب کہ ازہر یونی ورسٹی دوسری اور اٹلی کی بولونیا یونی ورسٹی دنیا کی تیسری قدیم درس گاہ ہے، جس کا سن تاسیس ۵۱۳ھ/ ۱۱۱۹ء ہے[۱۳] نیز تیونس کی زیتونہ یونی ورسٹی بھی دنیا کے قدیم تعلیمی اداروں میں شامل ہے--- لیکن قدامت کے ساتھ ساتھ

کارکردگی کو بھی دیکھا جائے تو جامعہ از ہر دنیا بھر کے تعلیمی اداروں پر فوقیت رکھتی ہے---

یوں تو یہ ایک اسلامی درس گاہ کے طور پر مؤقر ہوئی لیکن دور جدید میں اس نے سیاسی رہنما و مفکرین بھی تیار کیے، جیسا کہ تحریک آزادی مصر کے اہم رہنما و سیاسی جماعت ''الوفد'' کے بانی نیز ملک کے پہلے وزیر اعظم سعد بن ابراہیم زغلول پاشا (وفات ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۷ء)[۱۴] اور ملک الجزائر کے صدر محمد بن ابراہیم بوخروبہ المعروف بہ ہواری بومدین (وفات ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۸ء)[۱۵] نیز مالدیپ کے موجودہ صدر مامون عبدالقیوم وغیرہ---[۱۶]

شیخ عبداللہ شرقاوی نے مروجہ تمام تعلیمی مراحل دنیا کے اسی عظیم علمی ادارہ میں طے کیے---

اساتذہ

آپ نے جامعہ از ہر میں جن علماء و مشائخ سے مختلف علوم وفنون اخذ کیے، ان کے اسماء گرامی وتعارف یہ ہے:

شیخ ابوالعباس شہاب الدین احمد بن حسن خالدی جَوہَری کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۸۲ھ/ ۱۷۶۸ء)، محدث، مسند، فقیہ شافعی، شیخ الاسلام، صوفیہ کے مشہور و مقبول سلسلہ شاذلیہ میں مجاز، خاتمۃ المحدثین وشارح المواهب اللدنیہ شیخ محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد، چند تصنیفات ہیں، جن میں سے ''تأويل الآيات الواردة فى القرآن الكريم فى حق الانبياء'' کا قلمی نسخہ دارالکتب مصریہ قاہرہ میں محفوظ ہے، جس میں آپ نے ''لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ'' وغیرہ آیات کی تاویلی تفسیر بیان کی ہے--- دوسری اہم تصنیف ''رسالة فى حياة الانبياء فى قبورهم'' اور تیسری ''فيض الاِله المتعال فى اِثبات كرامات الاولياء فى الحياة و بعد الانتقال'' نام کی ہیں--- خانقاہ قادریہ درب شمس الدولہ قاہرہ میں قبر واقع ہے--- ہندوستان کے مشہور عالم وصوفی کامل مسند علامہ حافظ سید محمد مرتضیٰ بلگرامی زبیدی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی

قاہرہ میں شیخ جوہری سے اخذ کیا تھا---[۱۷]

شیخ ابوالعباس شہاب الدین احمد بن عبد الفتاح مجیری ملّوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۸۱ھ/ ۱۷۶۷ء)، شیخ الشیوخ فی عصرہ، منقولات ومعقولات کے ماہر، مسند زماں، قطب وقت، کثیر التصانیف، شارح صحیح بخاری، معمر، درود شریف پر ۱۱۴۲ھ میں کتاب ''شرح الصدور بالصلاۃ و السلام علی الناصر المنصور'' تصنیف کی، جس کا مخطوط دارالکتب مصریہ قاہرہ میں محفوظ ہے---امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نعتیہ قصیدہ ہمزیہ کی شرح لکھی، جو مکتبہ جامعہ ازہر قاہرہ میں موجود ہے---علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک تصنیف کا اختصار تیار کیا، جس کا قلمی نسخہ دارالکتب مصریہ میں بنام ''مختصر المیزان الصغیر'' محفوظ ہے، نیز متعدد درسی کتب پر حواشی وشروح لکھیں---سیدنا امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے احاطۂ مزار قاہرہ میں قبر واقع ہے---حافظ مرتضیٰ زبیدی کے استاد---[۱۸]

شیخ احمد بن عبد المنعم دمنہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۹۲ھ/ ۱۷۷۸ء)، عالی الاسناد، شاعر، کثیر التصانیف، آیۃ اللہ الکبریٰ، فقہ مذاہب اربعہ کے خصوصی ماہر، جس کے باعث مذاہبی کے لقب سے مشہور ہوئے، طبیب، ماہ رمضان میں مزار سیدنا حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملحق مسجد میں درس دیا کرتے---۱۱۷۷ھ کو جلوس غلاف کعبہ کے ہمراہ حج وزیارت کے لیے گئے تو مکہ مکرمہ میں علماء ورؤسا کے ہاں بھرپور پذیرائی ملی---۱۱۸۱ھ سے وفات تک شیخ الازہر یعنی وائس چانسلر رہے---دارالکتب مصریہ قاہرہ میں آپ کی تصنیف ''نهاية التصريف بأقسام الحديث الضعيف'' کا مخطوط محفوظ ہے---فضائل شب براءت پر کتاب ''حسن الإنابة فی احياء ليلة الإجابة'' تصنیف کی---علم طب پر متعدد تصنیفات ہیں، جیسا کہ بچھو کے ڈسنے کے علاج پر ''القول الاقرب فی

علاج لسع العقرب ''، لکھی، جس کا قلمی نسخہ مکتبہ مکہ مکرمہ میں ہے--- قاہرہ کے مجاورین نامی قبرستان میں قبر واقع ہے--- شیخ عبداللہ شرقاوی کے علاوہ صاحب عجائب الآثار نیز حافظ مرتضٰی زبیدی کے استاد--- [۱۹]

شیخ احمد بن یونس خُلَیفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۰۹ھ/۱۷۹۵ء)، فقیہ، نحوی، اصولی، منطقی، محقق و مدقق، زاہد کبیر، صاحب کرامات، آپ پر جذب وصحو کی کیفیت طاری رہتی--- جب عمر رسیدہ ہو گئے تو تدریس کا سلسلہ ترک کر دیا اور یونی ورسٹی کی مسجد میں محراب کے قریب روبقبلہ بیٹھے رہتے، جہاں علماء حاضر ہو کر آپ سے مشکل و دقیق مسائل حل کرنے میں مدد لیتے--- متعدد کتب کے محشی وشارح، مکتبہ مکہ مکرمہ میں آپ کی ''نتائج الفکر و ثمرات المؤلفات'' کا مخطوط محفوظ ہے--- صاحب عجائب الآثار کے والد شیخ حسن بن ابراہیم جبرتی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد--- [۲۰]

شیخ حسن بن علی منطاوی مدابغی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۷۰ھ/۱۷۵۶ء)، فقیہ، محدث، تقریباً بیس کتب کے مصنف، جن میں سے چند مطبوع ہیں، جشن عید میلاد النبی ﷺ پر ایک سے زائد کتب ہیں جو مقبول عام ہوئیں اور ان کے مخطوطات دار الکتب مصریہ قاہرہ، مکتبہ حرم مکی، مکتبہ مکہ مکرمہ، دار مخطوطات منامہ بحرین اور رضا لائبریری رام پور میں ہیں--- ''الحکم العطائیۃ'' کے شارح، جس کا مخطوط دار الکتب مصریہ میں ہے، نیز ''دلائل الخیرات'' کی شرح لکھی--- حافظ مرتضٰی زبیدی کے استاد--- [۲۱]

شیخ سلیمان بن محمد بجیرمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۲۱ھ/۱۸۰۶ء)، فقیہ، اعجوبۃ الزماں، نووی زماں کے لقب سے جانے گئے--- مرجع الفقہاء، سو برس سے زائد عمر پائی، چند کتب کے محشی--- فقہ شافعی پر

شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شرح ''المنهج الطلاب'' پر آپ کا حاشیہ بنام ''التجرید'' چار جلدوں میں مطبوع ہے---آپ قاہرہ سے مصر کے صوبہ منوفیہ میں واقع اپنے گاؤں بجیرم کے قریب مقام مصطیہ گئے ہوئے تھے کہ وہاں وفات پائی اور وہیں قبر بنی---[۲۲]

شیخ عطیة اللّٰہ بن عطیہ اجھوری رحمة اللّٰہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۹۰ھ/ ۱۷۷۶ء)، فقیہ، مفسر، نابینا مگر دل روشن، چند تصنیفات ہیں---تفسیر جلالین کے مشکل الفاظ کی تسہیل پر ''الکوکبین النیرین فی حل الفاظ الجلالین'' لکھی، جو مخطوط ہے---ایک اور اہم تصنیف ''ارشاد الرحمن لاسباب النزول و النسخ و المتشابھة من القرآن'' ہے، جس کا قلمی نسخہ مکتبہ حرم مکی میں ہے---علامہ زرقانی کی مصطلحات حدیث پر ایک تصنیف پر حاشیہ لکھا، جو دار الکتب مصریہ قاہرہ میں بنام ''حاشیة علی شرح الزرقانی علی القصیدة البیقونیة'' محفوظ ہے---آپ جامعہ ازہر کے علاوہ مزار حضرت مطہر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملحق مسجد میں بھی درس دیا کرتے---قبرستان مجاورین قاہرہ میں قبر واقع ہے---شیخ شرقاوی نے آپ سے علم تفسیر اخذ کیا---[۲۳]

شیخ علی بن احمد منسفیسی عدوی صعیدی رحمة اللّٰہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۸۹ھ/ ۱۷۷۵ء)، فقیہ مالکی، شیخ الشیوخ فی عصرہ، مصر میں صوفیہ کے مقبول عام سلسلہ احمدیہ بدویہ کے مرشد، صاحب کشف و کرامت، چند کتب پر حواشی و شروح لکھیں، جن میں سے بعض مطبوع اور دیگر کے مخطوطات مکتبہ حرم مکی و دار الکتب مصریہ قاہرہ میں محفوظ ہیں---بعض صوفیہ کے ہاں رائج بدعت، رقص و ڈھول باجہ کے خلاف مستقل کتاب لکھی، جو مخطوط ہے---علامہ زرقانی کی شرح ''العزیة'' پر حاشیہ لکھا، جو مطبوع ہے---قاہرہ کے قرافہ نامی بڑے قبرستان میں قبر واقع ہے---

آپ کے دیگر شاگردوں میں عارف باللہ شیخ احمد بن محمد دردیر مالکی خلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و حافظ مرتضیٰ زبیدی شامل ہیں، جب کہ شیخ عبداللہ شرقاوی نے آپ سے تفسیر و حدیث کے علوم اخذ کیے---[۲۴]

شیخ ابوالحسن نور الدین علی بن محمد عربی سقاط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۸۳ھ/ ۱۷۶۹ء)، فقیہ مالکی، محدث العصر، معمر، حافظ الحدیث، ظاہری و باطنی علوم کے ماہر، سلسلہ شاذلیہ سے وابستہ--- مراکش کے شہر فاس کے باشندہ جو ۱۱۱۴ھ کو حج و زیارت کے لیے گئے تو مکہ مکرمہ میں مقیم رہ کر اکابرین سے اخذ کیا اور آئندہ دنوں میں مصر قیام پذیر ہوئے، وہیں پر وفات پائی--- قاہرہ کے مقام فحامین کے قریب خانقاہ قادریہ میں قبر واقع ہے--- دارالکتب مصریہ قاہرہ میں آپ کی ''ثبت السقاط'' کا مخطوط محفوظ ہے--- حافظ مرتضیٰ زبیدی کے استاد، جب کہ شیخ شرقاوی نے آپ سے موطا امام مالک پڑھی---[۲۵]

شیخ ابوحفص سراج الدین عمر بن علی طحلاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۸۱ھ/ ۱۷۶۷ء)، فقیہ مالکی، محدث، مسند، اصولی، معمر، جامعہ ازہر کے علاوہ مزار سیدنا حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر حلقۂ درس منعقد کیا کرتے--- دارالخلافہ استنبول کا سفر کیا تو وہاں کی مشہور مسجد ایا صوفیہ میں درس دیا--- قاہرہ کے قبرستان مجاورین میں قبر واقع ہے--- حافظ مرتضیٰ زبیدی نے بھی آپ سے اخذ کیا---[۲۶]

شیخ محمد بن احمد ابوالفضل شمس الدین عشماوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۶۷ھ/ ۱۷۵۴ء)، فقیہ شافعی، محدث، معمر، آپ امام الصوفیہ شیخ شعیب بن حسن ابومدین اندلسی تلمسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۵۹۴ھ/ ۱۱۹۸ء) کی نسل میں سے ہیں--- علامہ زرقانی کے شاگرد، دارالکتب مصریہ میں آپ کی جاری کردہ ایک سند محفوظ ہے، جس کی چند سطور آپ کے قلم سے ہیں--- قبرستان مجاورین میں قبر

ہے---حافظ مرتضیٰ زبیدی کے استاد---[۲۷]

شیخ شمس الدین محمد بن سالم حفناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۸۱ھ/ ۱۷۶۷ء)، شیخ شرقاوی کے وطن کے قریب گاؤں حفنہ کے باشندہ، اسی باعث حفناوی و حفنی اور حفنوی کہلائے---فقیہ شافعی، محدث، سلسلہ خلوتیہ کے مرشد کبیر، قطب زماں، مصر میں شیخ مصطفیٰ بن کمال الدین البکری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ اعظم، ادیب و شاعر، صاحب کشف و کرامات، دس کے قریب کتب کے مصنف، جن میں سے کچھ شائع ہوئیں اور دیگر کے قلمی نسخے دار الکتب مصریہ میں محفوظ ہیں---امام بوصیری کے نعتیہ قصیدہ ہمزیہ پر حاشیہ بنام ''انفس نفائس الدرر'' لکھا، نیز تقلید کے جواز پر مستقل تصنیف ہے---آپ کے حلقۂ درس میں بیک وقت پانچ سو تک طلباء موجود ہوتے---آپ ۱۱۷۱ھ سے وفات تک شیخ الازہر کے منصب پر تعینات رہے---آپ کے حالات پر آپ کے دو خلفاء نے کتب لکھیں---حافظ مرتضیٰ زبیدی نے آپ سے بھی اخذ کیا---آپ کی قبر قاہرہ کے قبرستان قرافہ مجاورین میں واقع ہے---شیخ عبداللہ شرقاوی کے سب سے اہم استاد---[۲۸]

شیخ محمد بن محمد حسنی بلیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۷۶ھ/ ۱۷۶۳ء)، تیونس کے مالکی عالم، مفسر، قاری، لغوی، خاتمۃ المحققین، عارف باللہ، صاحب تصانیف شہیرہ، تفسیر بیضاوی کے محشی، علامہ زرقانی کے شاگرد، جامعہ ازہر میں تفسیر بیضاوی کے مدرس، نیز روضہ سیدنا امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر حدیث و فقہ پر درس دیا کرتے---آپ نے قاہرہ میں ہی وفات پائی اور وہاں کے قبرستان مجاورین میں قبر واقع ہے---[۲۹]

شیخ ابوالفضل جمال الدین یوسف بن سالم حفناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۱۷۶ھ/ ۱۷۶۳ء)، فقیہ شافعی، ادیب و شاعر، صاحب دیوان، سلسلہ خلوتیہ

کے مرشد، جامعہ ازہر میں تفسیر بیضاوی کے مدرس، متعدد تصنیفات ہیں---آپ نے حضرت کعب بن زُہیر رضی اللہ عنہ کے نعتیہ قصیدہ ''بانت سعاد'' کی شرح لکھی، جس کا مخطوط دارالکتب مصریہ میں محفوظ ہے---[۳۰]

شیخ محمد فارس ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ---[۳۱]

بیعت و خلافت

شیخ شرقاوی دور کے مصر میں خلوتی سلسلہ طریقت کو بھرپور عروج حاصل تھا اور جلیل القدر علماء وفضلاء اس سے وابستہ تھے، جب کہ آپ کے استاد خاص شیخ الازہر محمد بن سالم حفنی ملک بھر میں اس کے سرتاج تھے، چناں چہ شیخ شرقاوی نے آپ سے اوائل عمر میں ہی بیعت کر کے مخصوص اورادو وظائف کی اجازت پائی---[۳۲]

شیخ محمد بن سالم کے خلفاء بھی اپنے دور کے جلیل القدر اولیاء کرام میں شمار ہوئے، انہی میں ایک اہم نام شیخ محمود بن محمد کردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۱۹۵ھ/ ۱۷۸۰ء) کا ہے، جو علاقہ کوران کے گاؤں صاقص میں پیدا ہوئے، پھر قاہرہ ہجرت کی--- پہلے شیخ مصطفیٰ البکری حنفی سے خلوتی سلسلہ اخذ کیا اور پھر شیخ محمد بن سالم حفنی سے خلافت پائی--- شیخ محمود کردی صائم الدہر، مرشد کبیر، صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے، جنہیں خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف مسلسل اور بکثرت حاصل رہا، نیز حضرت خضر علیہ السلام سے حالت خواب و بیداری میں بارہا ملاقات ہوئی---آپ کے مریدین میں طبقۂ علماء نیز امراء ورؤسا بھی شامل تھے--- صاحب عجائب الآثار آپ کے شاگرد و مرید تھے--- شیخ محمود کردی نے وفات پائی تو آپ کے مرشد شیخ حفناوی کے ایک اور خلیفہ اجل، تفسیر جلالین کے محشی، شیخ سلیمان بن عمر جمل شافعی ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۲۰۴ھ/ ۱۷۹۰ء) نے آپ کو غسل دیا[۳۳] جب کہ قبرستان مجاورین قاہرہ میں شیخ مصطفیٰ البکری کے پہلو میں قبر بنی---

شیخ شرقاوی کے استاد و مرشد شیخ حفناوی نے وفات پائی تو آپ نے سلوک کی دیگر منازل ان کے مذکورہ خلیفۂ خاص شیخ محمود کردی کی سرپرستی میں طے کیں اور ان سے خلافت پائی --- شیخ شرقاوی نے اپنا شجرۂ طریقت اپنی تصنیف ''ربیع الفواد'' میں درج کیا، جو شائع ہو چکی ہے ---

شیخ محمود کردی کو ایک روز خواب میں امام الصوفیہ شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے واردات قلبی قلم بند کرنے کا حکم دیا، چناں چہ آپ بیدار ہوئے تو اسی وقت اس پر عمل شروع کیا --- بعد ازاں آپ کے دو خلفاء شیخ سید عبد القادر بن عبد اللطیف رافع طرابلسی حنفی اور شیخ عبد اللہ شرقاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے شیخ محمود کردی کی اس تحریر پر بھرپور شروح لکھیں --- [۳۴]

عملی زندگی

شیخ عبد اللہ شرقاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان علماء و مشائخ سے ظاہری و باطنی تعلیم و تربیت پا چکے تو پھر اپنے دور کے عظیم فقیہ شافعی، محدث، نحوی، اصولی، ماہر علوم عدیدہ، مؤرخ، تعلیمی امور کے خصوصی ماہر، سیاسی مفکر، عارف باللہ اور خلوتی مرشد ہوئے --- آپ شفیق و حلیم، عفو و درگزر سے کام لینے والے اور علم و عمل میں یکساں کمال رکھتے تھے ---

اس دور کے علماء مصر میں عمامہ باندھنا ایک معمول کی بات تھی لیکن مؤرخین نے شیخ عبد اللہ شرقاوی کے عمامہ کا بطور خاص ذکر کیا ہے، جو اپنی بھاری بھر کم جسامت و حجم کے باعث مشہور ہوا اور آپ کی منفرد علامت و پہچان تھا --- آپ کی داڑھی گھنی و طویل نیز رخسار بالوں سے آراستہ تھے ---

آپ مادر علمی ازہر یونی ورسٹی کے شعبہ رواق جبرت میں مدرس تعینات ہوئے، علاوہ ازیں دریائے نیل کے کنارے واقع دسویں صدی ہجری میں بنائی گئی مسجد و مدرسہ سنانیہ نیز جامعہ ازہر سے مغربی جانب کچھ ہی فاصلہ پر آٹھویں صدی ہجری سے قائم شوافع کے مدرسہ طیبرسیہ میں بھی حلقات دروس منعقد کیا کرتے نیز فتویٰ کے اجراء کا آغاز کیا ---

شیخ محمود کردی نے وفات پائی تو ان کے مریدین و معتقدین شیخ عبد اللہ شرقاوی کی رہائش گاہ پر حاضر ہونے لگے، جہاں روزانہ نماز عشاء کے بعد خلوتی مشائخ کے طرز پر حلقۂ ذکر منعقد ہوتا نیز

نعت خوانی کا اہتمام ہوتا اور ان مجالس میں شیخ عبداللہ شرقاوی، ان کے مرشد شیخ محمد بن سالم حفناوی، نیز ان کے مرشد شیخ مصطفیٰ البکری کے مناقب پڑھے جاتے، جن میں ان اولیاء کرام سے مدد واستعانت طلب کی جاتی --- رات گئے تک یہ محافل عروج پر رہتیں پھر ان کا اختتام طعام پر ہوتا --- شام کے بعض تاجر اور دیگر صاحب ثروت اس عمل میں مالی تعاون کرتے ---

شیخ عبداللہ شرقاوی کی زندگی کے یہ معاملات جاری تھے کہ "شیخ الازہر" کا منصب رفیع آپ کو پیش کیا گیا ---

شیخ الازہر کا منصب

جامعہ ازہر جوں جوں ترقی کرتی گئی اس میں انتظامی امور کی انجام دہی کے لیے حکومت نے علماء کے مشورہ ورہنمائی کے ساتھ ساتھ کئی نئے مناصب تشکیل دیے تا آں کہ اس کے لیے وائس چانسلر کا منصب طے پایا، جسے "شیخ الازہر" کے نام سے موسوم کیا گیا اور ملک کے معمر عالم وعارف باللہ شیخ الاسلام والمسلمین صاحب تصانیف وکرامات شیخ محمد بن عبداللہ خراشی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۱۰۱ھ/ ۱۶۰۹ء) پہلے شیخ الازہر ہیں جنہیں ۱۱۰۱ھ کو اس منصب پر تعینات کیا گیا ---[۳۵]

یہ منصب کسی خاص مذہب وعقیدہ کے علماء کے لیے مختص نہیں، لیکن ملک مصر میں شیعہ کا وجود نہیں، لہٰذا علماء اہل سنت ہی بالعموم اس پر متمکن رہے --- بلکہ اس پر متعدد علماء کرام ایسے بھی تعینات رہے جو بیک وقت جلیل القدر عالم دین نیز ملک میں مقبول صوفیہ کے کسی سلسلہ کے اہم سجادہ نشین ہوئے --- جیسا کہ شیخ محمد بن سالم حفناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جن کی ذات سے خلوتی سلسلہ کا مصر میں تعارف وفروغ عروج پر پہنچا ---

چودھویں صدی ہجری کا سورج طلوع ہوا تو بے شک اس دوران مسلمانان عالم میں کچھ مثبت تبدیلیاں آئیں، لیکن اسی کے ساتھ ساتھ یہ فکری انتشار وتفریق کی صدی ثابت ہوئی --- چناں چہ اسی صدی کے آغاز پر خلافت عثمانیہ کے خاتمہ کی وجہ سے مصر میں وہابی فکر کو قدم

جمانے کی فضا میسر آئی، نیز مستشرقین اور مغربی تہذیب سے مرعوب افراد کو نمو ملی--- ان حالات میں شیخ الازہر جیسا منصب جلیل بھی انتشار سے محفوظ نہ رہ سکا اور ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۸ء کو اس پر شیخ محمود شلتوت (وفات ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۳ء) جیسے صلح کل و مدعی اجتہاد کو تعینات کیا گیا[۳۶] جنہوں نے کئی مسائل میں اجماع امت سے انحراف کیا، جس پر ان کے تعاقب میں متعدد مضامین و کتب معرض وجود میں آئیں---

لیکن مجموعی طور پر یہ منصب اب بھی علماء و مشائخ اہل سنت سے متعلق ہے، جیسا کہ چودہویں صدی کے آخری عشرہ میں ڈاکٹر شیخ عبدالحلیم محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء) شیخ الازہر رہے، جنہوں نے تصوف وصوفیہ سے متعلق اہم موضوع پر P.H.D کی، پھر عمر بھر تصوف کی بنیادی کتب پر تحقیق واشاعت میں سرگرم رہے اور سلسلہ شاذلیہ کے مرشد کبیر وامام الصوفیہ کہلائے---[۳۷]

شیخ شرقاوی بحیثیت شیخ الازہر

۱۲۰۸ھ/۱۷۹۴ء میں شیخ الازہر احمد بن موسیٰ عروسی شافعی خلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وفات پائی[۳۸] تو ان کی جگہ شیخ عبداللہ شرقاوی نے یہ منصب سنبھالا اور آپ ترتیب کے اعتبار سے بارہویں شیخ الازہر ہوئے---

شیخ شرقاوی نہ صرف خود اس پر فائز رہے بلکہ قبل ازیں آپ کے دو استاد اور آئندہ ایام میں خود آپ کے چار شاگرد بھی اس پر متمکن رہے---

۱۲۰۹ھ/ ۱۷۹۵ء کو شیخ شرقاوی کے گاؤں کے کچھ کاشت کار یہ شکایت لے کر آپ کے پاس قاہرہ آئے کہ صوبائی حکومت نے ہم پر استطاعت سے زیادہ ٹیکس عائد کر رکھے ہیں نیز دیگر امور میں بھی عوام پر مظالم ڈھا رہی ہے، لہٰذا آپ ہماری مدد کریں اور اس صورت حال سے نجات و انصاف دلائیں--- چناں چہ آپ حاکم مصر کے دربار تشریف لے گئے اور تمام احوال ان کے گوش گزار کر کے اصلاح کا مطالبہ کیا، لیکن حاکم نے لیت ولعل سے کام لیتے ہوئے ان پر غور کرنے

سے انکار کر دیا--- شیخ شرقاوی وہاں سے پیچھے نہیں ہٹے اور قاہرہ کی با اثر و سیاسی امور میں فعال شخصیت سلسلہ شاذلیہ کے مرشد کبیر شیخ سید شمس الدین محمد ابوالانوار بن عبدالرحمٰن وفائی المعروف بہ ابن عارفین و شیخ سادات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۲۲۸ھ/۱۸۱۳ء) کے گھر پہنچے [۳۹] اور ان سے مشاورت کے بعد مشترکہ لائحہ عمل تیار کیا، پھر احتجاج کے طور پر جامعہ از ہر بند کر دی گئی اور دوسرے روز شہر کے تاجر و دکان دار بھی اس عمل میں شامل ہو گئے اور بازار بند کر کے پورا شہر شیخ سادات کے دروازہ پر جمع ہونے لگا--- اس پر حکومت نے مذاکرات کا سلسلہ شروع کیا اور بالآخر شکایات کے ازالہ کا مژدہ سنایا، لیکن شیخ شرقاوی و شیخ سادات اس پر مُصِر رہے کہ حکومت تحریری معاہدہ و حکم عمل میں لائے، زبانی وعدے ناکافی ہیں اور اس تحریر میں ٹیکس کی نئی شرح کا تعیین نیز دیگر شکایات کے بارے میں منصفانہ فیصلہ لکھا جائے--- مزید برآں یہ کہ اس قسم کے واقعات کی تکرار نہیں ہو گی--- حکومت نے ایسا ہی معاہدہ کیا--- اس دستاویز کو آئندہ ادوار کے بعض محققین نے ''انسانی حقوق کی اہم دستاویز'' قرار دیا--- [۴۰]

شیخ عبداللہ شرقاوی کے دور میں ایک انتہائی اہم واقعہ یہ پیش آیا کہ ۱۲۱۳ھ/ ۱۷۹۸ء کو فرانس کے نپولین بوناپارٹ کی افواج نے ملک مصر پر قبضہ کر لیا، اس نے اہل مصر کے زعماء پر مشتمل ایک مجلس تشکیل دی، جس میں اکابر علماء کرام بھی شامل کیے گئے اور شیخ عبداللہ شرقاوی اس کے سربراہ ہوئے--- نپولین بوناپارٹ اپنے مصاحبین و کارندوں سے کہا کرتا تھا کہ اگر تم لوگ یہاں کے ثقہ علماء بالخصوص شیخ شرقاوی کو مال و زر کے ذریعے اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہو گئے تو سمجھ لو ہم نے پورے ملک مصر کو اپنے تابع بنا لیا---

نپولین نے اپنی افواج کو حکم دے رکھا تھا کہ ان علماء کی آمد پر انہیں سلامی پیش کریں اور جب وہ آئیں تو دروازہ پر جا کر ان کا استقبال اہم شخصیات کے طرز پر کریں--- اس نے دیگر اعیان مملکت کی طرح ان علماء کے سفر کے لیے گھوڑے مختص کیے، نیز مذہبی تقریبات میں نپولین خود شریک ہوتا اور اسلامی تہوار کے موقع پر توپوں کی سلامی کا حکم دیا--- لیکن شیخ شرقاوی ان تمام

اقدامات کو علماء کے دل جیتنے کی ناکام کوشش قرار دیتے ---[۴۱]

ملک پر قبضہ کے فوراً بعد نپولین نے اکابر علماء و مشائخ سے ملاقات و رابطہ کی خواہش ظاہر کی، چناں چہ جن اکابرین کو اس موقع پر طلب کیا گیا ان میں شیخ الازہر شرقاوی سرفہرست تھے---

نپولین نے علماء کی تعظیم و تکریم کے اظہار کے لیے انہیں تحائف پیش کرنے کا اہتمام کر رکھا تھا، چناں چہ اس نے سب سے پہلے آپ کو ایک اعلیٰ شال پیش کی، جسے نپولین خود آپ کے کاندھا پر آراستہ کرنے لگا---اس پر شیخ شرقاوی نے نپولین کے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے شال کو زمین پر پٹخ دیا---نپولین نے ترجمان کے توسط سے ماحول کو خوش گوار بنانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن اسے ناکامی ہوئی، اسی فضا میں ملاقات اختتام کو پہنچی---[۴۲]

شیخ شرقاوی نے اس دوران استعماری افواج کو مقامی رعایا پر ظلم کرنے سے روکنے اور اسلامی تہذیب کی حفاظت کے لیے تدبیر و حکمت سے ہر ممکن سعی کی---فرانسیسیوں نے آپ کو دارالخلافہ استنبول سے خفیہ روابط اور پھر رعایا کو قابض فوجوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کی ترغیب دینے کے الزامات میں دو بار قید کیا، لیکن بالآخر اس کے عواقب کے خوف اور ٹھوس ثبوت میسر نہ آنے کے باعث جلد ہی رہا کر دیا، تا آں کہ مصری و عثمانی نیز برطانوی افواج نے ۱۲۱۶ھ/۱۸۰۱ء کو فرانسیسی حملہ آور کو ملک سے نکال باہر کیا اور جب ملک پھر آزاد ہو گیا تو افراتفری و بدامنی کی کیفیت ہو گئی---شیخ شرقاوی نے دیگر علماء و زعماء کے ساتھ مل کر اس صورت حال سے نبٹنے کی بھی بھرپور کوشش کی---

فرانسیسی افواج ملک سے نکلتے ہوئے بعض تاریخی مقامات کو تباہ و برباد کر گئیں، انہی میں آٹھویں صدی ہجری میں قائم خانقاہ طغائی بھی تھی---شیخ عبداللہ شرقاوی نے اسے نئے سرے سے تعمیر کرا کے وہاں عالی شان گھر و دیگر عمارات بنوائیں اور وہیں پر رہائش اختیار کی---

۱۲۱۶ھ/۱۸۰۲ء کو آپ نے مزار امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر حلقۂ درس منعقد کرنا شروع کیا---

۱۲۱۷ھ/ ۱۸۰۲ء کو آپ کے فرزند شیخ علی شرقاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شادی ہوئی تو اس تقریب میں حاکم مصر محمد علی پاشا (وفات ۱۲۶۵ھ/ ۱۸۴۹ء) اور دیگر امراء نے شرکت کی اور پاشا نے اسّی ہزار درہم و دیگر تحائف آپ کی نذر کیے---

محرم ۱۲۱۹ھ/ مئی ۱۸۰۳ء کو آپ علماء و مشائخ اور عوام کی ایک بڑی تعداد کے ہمراہ طنطا شہر میں واقع سیدی احمد بدوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سالانہ عرس کی تقریبات میں شرکت کے لیے روانہ ہوئے--- یاد رہے کہ شیخ سید ابوالعباس احمد بن علی بدوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۶۷۵ھ/ ۱۲۷۶ء) مراکش کے شہر فاس میں پیدا ہوئے اور مصر کے شہر طنطا میں مزار واقع ہے--- آپ مصر میں امام التصوف والجہاد ہوئے اور آپ کا عرس ملک میں سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے--- سلسلہ احمدیہ بدویہ آپ سے جاری ہوا، جو مصر کے مقبول عام سلاسل صوفیہ میں سے ہے--- حاکم مصر و شام ملک ظاہر بیبرس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۶۷۶ھ/ ۱۲۷۷ء) جو عمر بھر تاتاری و صلیبی افواج سے برسر پیکار رہے اور خلافت اسلامیہ کا پھر سے احیاء کیا، آپ کے مریدین میں سے تھے--- سیدی احمد بدوی کے حالات پر ایک سے زائد عربی کتب مطبوع ہیں [۴۳] آپ کے عرس کی اہم تقریب مصری ٹیلی ویژن براہ راست نشر کرتا ہے [۴۴] شیخ شرقاوی اگلے برس یعنی محرم ۱۲۲۰ھ کو پھر عام و خاص کے ایک بڑے قافلہ کے ہمراہ آپ کے عرس پر حاضر ہوئے--- [۴۵]

۷/ رجب ۱۲۲۱ھ/ ۲۰/ ستمبر ۱۸۰۶ء کو محمد علی پاشا نے شیخ شرقاوی کی سرگرمیوں پر پابندی لگاتے ہوئے آپ کو گھر میں ہی نظر بند کرنے کا حکم جاری کیا، حتیٰ کہ آپ کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے بھی گھر سے نکلنے پر روک لگا دی--- [۴۶]

۱۲۲۲ھ/ ۱۸۰۷ء کو ایک بار پھر ملک پر مصیبت آپڑی اور جنرل فریزر کی قیادت میں برطانوی افواج نے مصر پر حملہ کر کے اسکندریہ وغیرہ کچھ علاقہ پر قبضہ کر لیا تو شیخ عبداللہ شرقاوی و دیگر اکابر علماء نے عوام کو مزاحمت و جہاد کے لیے تیار کیا، نتیجۃً دشمن کو وہیں سے پسپا ہونا پڑا--- [۴۷]

آپ کے دور میں جامعہ ازہر کے شعبہ رواق الشراقوۃ کی تعمیر عمل میں آئی، نیز بیرونی طلباء کے قیام و طعام کا انتظام کیا گیا۔۔۔

شیخ عبداللہ شرقاوی کی زندگی میں ہی جزیرۂ عرب کے خطۂ نجد میں شیخ محمد بن عبدالوہاب (وفات ۱۲۰۶ھ/۹۲-۱۷۹۱ء) ظاہر ہوئے اور پھر آپ کے دورِ شیخ الازہر میں ان کے متبعین نے نجد کے آل سعود خاندان کی قیادت میں ۱۲۲۰ھ/ ۱۸۰۵ء کو حجاز مقدس پر حملہ کر کے اس پر قبضہ جما لیا اور اسے خلافت عثمانیہ سے الگ کر کے اپنی سلطنت قائم کر لی، تب عثمانی خلیفہ نے محمد علی پاشا کو جوابی کارروائی کرنے کا حکم دیا۔۔۔ چنانچہ شیخ شرقاوی کی موجودگی میں مصری افواج قاہرہ سے اس مہم پر روانہ ہوئیں لیکن یہ طویل جنگ ابھی جاری تھی کہ شیخ شرقاوی نے وفات پائی، جس کے محض تقریباً چار ماہ بعد ۱۲۲۸ھ/۱۸۱۳ء کے اوائل میں مصری افواج نے پورے حجاز مقدس کو واگزار کرا لیا اور اگلے محاذ پر روانہ ہو گئیں۔۔۔

تلامذہ و خلفاء

شیخ عبداللہ شرقاوی سے مختلف علوم میں تعلیم پانے، آپ سے علم حدیث وغیرہ علوم میں سند روایت و اجازت حاصل کرنے والے اور آپ کے خلفاء میں سے چند مشاہیر علماء کے اسماء گرامی و مختصر تعارف حسب ذیل ہے:

شیخ ابراھیم بن محمد باجوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء)، فقیہ شافعی، خوش الحان قاری، شیخ الاسلام، متعدد کتب پر حواشی و شروح لکھیں، شمائل ترمذی پر آپ کا حاشیہ بنام ''المواھب اللدنیۃ'' کئی بار شائع ہوا۔۔۔ جشن میلاد النبی ﷺ پر علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف پر حاشیہ ''تحفۃ البشر علی مولد ابن حجر'' لکھا، جس کے مخطوطات دار الکتب مصریہ، مکتبہ جامعہ ازہر اور ابن سعود یونی ورسٹی ریاض میں محفوظ ہیں۔۔۔ قصیدہ بردہ پر حاشیہ لکھا، جس کا مخطوط دار الکتب مصریہ

میں بعنوان ''حاشیۃ الباجوری علی البردۃ '' موجود ہے---- ہندوستان سے آپ کی ایک تصنیف ''حاشیۃ الباجوری علی رسالۃ الفضالی '' آپ کی زندگی میں شائع ہوئی ----

شاہ مصر عباس اول آپ کے دروس میں حاضر ہوتے اور اختتام پر آپ کی دست بوسی کر کے رخصت ہوتے ---- آخر عمر میں آپ نے تفسیر امام رازی کا درس شروع کر رکھا تھا، جسے ضعف کے باعث مکمل نہ کر پائے ---- آپ ۱۲۶۳ھ سے وفات تک شیخ الازہر رہے ---- قبرستان مجاورین میں قبر واقع ہے ---- [۴۸]

شیخ سید احمد بن رمضان مرزوقی حسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۶۲ھ/۱۸۴۶ء)، مصر کے شہر سنباط میں پیدا ہوئے، پھر مکہ مکرمہ ہجرت کی، جہاں عثمانی حکومت نے مفتیٔ مالکیہ تعینات کیا، وہیں پر وفات پائی ---- مدرس مسجد حرم، صوفیٔ کامل، نظم ونثر میں متعدد تصنیفات ہیں، جن میں ''عصمۃ الانبیاء '' کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے ---- جشن میلاد النبی ﷺ پر شیخ احمد حریری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف پر شرح لکھی، جو ''بلوغ المرام شرح مولد اشرف الأنام '' کے نام سے بارہا شائع ہوئی ---- [۴۹]

فقیہ حنفی عارف باللہ مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ۱۳۲۳ھ کو ہندوستان سے دوسری بار حجاز مقدس حاضر ہوئے تو آپ کے نواسے شیخ سید محمد مرزوقی ابوحسین مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے اجازت وخلافت پائی ---- [۵۰]

شیخ احمد بن علی دمہوجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۰ء)، شافعی عالم، زاہد و عابد، صاحب تصانیف، چھ ماہ شیخ الازہر کے منصب پر تعینات رہنے کے بعد وفات پائی، حافظ مرتضیٰ بلگرامی زبیدی

کے شاگرد---[۵۱]

شیخ احمد بن محمد صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۴۱ھ/ ۱۸۲۵ء)، فقیہ مالکی، سلسلہ خلوتیہ کے مرشد کبیر، تفسیر جلالین کے محشی، جو مطبوع و متداول ہے---امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نعتیہ قصیدہ ''ہمزیہ'' کے شارح، جس کے قلمی نسخے دارالکتب مصریہ قاہرہ و مکتبہ حرم مکی میں محفوظ ہیں--- نیز اپنے مرشد شیخ احمد بن محمد دردیر مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بعض تصانیف پر حواشی لکھے---آپ حج و زیارت کے لیے قاہرہ سے حرمین شریفین حاضر ہوئے تو مدینہ منورہ میں وفات پائی، قبرستان بقیع میں قبر بنی---

آپ کے حالات پر آپ کے شاگرد و خلیفہ، مفتیٔ احناف شیخ سید محمد بن حسین کتبی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب ''مناقب الصاوی''، لکھی، جس کا قلمی نسخہ دارالکتب مصریہ قاہرہ کے ذخیرۂ تیمور میں موجود ہے---''ثبت نعیمی'' سے عیاں ہے کہ آپ نے شیخ عبداللہ شرقاوی سے اخذ کیا---[۵۲]

شیخ سید احمد بن محمد عربی بن جعفر صوصی رتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مراکش کے مقام سجلماسہ کے عالم، جنہوں نے ۱۱ر جمادی الاخریٰ ۱۲۲۷ھ کو شیخ شرقاوی سے سند روایت و اجازت حاصل کی---[۵۳]

شیخ احمد منۃ اللہ بن احمد شباسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء)، مالکی عالم، جامعہ ازہر میں تعلیم پائی، سلسلہ خلوتیہ کے مرشد، صاحب تصانیف، غالباً شیخ شرقاوی کے شاگردوں میں سب سے آخر میں وفات پائی اور خود آپ سے اخذ کرنے والوں میں مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بعض تصانیف کے مقرظ شیخ الخطباء والائمہ مسجد حرم مکی شیخ احمد ابوالخیر مرداد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے اکابرین شامل ہیں---[۵۴]

شیخ ابو زاھد اسماعیل بن ادریس استنبولی مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

صاحب ادل الخیرات، جن سے شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۲۵۰ھ کو مدینہ منورہ میں اخذ کیا---[۵۵]

شیخ حسن بن محمد عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۵ء)، عالم جلیل، ادیب و شاعر، کچھ عرصہ دمشق اور البانیہ کے شہر اشکودرہ مقیم رہے---متعدد تصنیفات ہیں، جن میں سے اکثر مطبوع ہیں---علم منطق پر آپ کی ایک کتاب ''حاشیۃ شرح التھذیب'' تیرہویں صدی ہجری میں ہندوستان سے شائع ہوئی---مصر سے جاری ہونے والے عربی اخبار ''الوقائع المصریۃ'' جو ۲۰ر جولائی ۱۸۲۸ء کو منظر عام پر آیا، اس کے بانی رکن و مدیر اعلیٰ---۱۲۴۶ھ سے وفات تک شیخ الازہر رہے---قبرستان مجاورین قاہرہ میں قبر واقع ہے---[۵۶]

شیخ حسین المعروف بہ ابن کاشف دمیاطی رشیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۲۹ھ/ ۱۸۱۴ء)، والیٔ مصر کے خصوصی امام--- آپ نے حافظ مرتضیٰ زبیدی سے علم حدیث کی اسانید و مسلسلات میں اجازت اور شیخ شرقاوی سے عقلی و نقلی علوم اخذ کیے---[۵۷]

شیخ سید طالب بن عبد القادر منقاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۴۸ھ/ ۱۸۳۲ء)، دمشق کے حنفی عالم، خلوتی سلسلہ سے وابستہ، استاذ العلماء--- دمشق میں مزارِ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے قریب قبر واقع ہے--- شیخ شرقاوی سے علوم حدیث و کلام میں استفادہ اٹھایا---[۵۸]

شیخ عبد الرحمٰن بن محمد کزبری صغیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۶ء)، دمشق کے شافعی عالم، محدث اعظم شام، مسند الدنیا، معمر، سلسلہ قادریہ سے وابستہ--- دمشق کی تاریخی و مرکزی مسجد جامع اموی میں علم حدیث

کے مدرس، مولانا محبّ اللہ بن حبیب اللہ سلیمانی ہندی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیز حافظ مرتضٰی زبیدی کے شاگرد---آپ کی اسانید کا مجموعہ ''ثبت الکزبری'' کے نام سے مشہور ہے، جو ۱۴۰۳ھ کو دمشق سے شائع ہوئی---حج و زیارت کے لیے گئے تو مکہ مکرمہ میں وفات پائی، قبرستان المعلیٰ میں قبر بنی---آپ نے بذریعہ مراسلت شیخ شرقاوی سے سند اجازت حاصل کی---[۵۹]

شیخ عبد اللطیف بن علی فتح اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۶۰ھ/ ۱۸۴۴ء)، بیروت کے حنفی عالم، ادیب و شاعر، محدث، صاحب دیوان--- ۱۲۰۹ھ سے ۱۲۲۱ھ تک بیروت شہر کے مفتی رہے، دمشق میں وفات پائی---شیخ شرقاوی کے علاوہ حافظ مرتضٰی زبیدی کے شاگرد---[۶۰]

شیخ عثمان بن حسن دمیاطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۶۵ھ/ ۱۸۴۸ء)، مصر کے شہر دمیاط میں پیدا ہوئے، جامعہ ازہر میں تعلیم پائی، پھر ۱۲۴۸ھ کو مکہ مکرمہ ہجرت کی، وہیں پر وفات پائی--- فقیہ شافعی، محدث، مفسر، مدرس مسجد حرم، استاذ العلماء والرؤسا، سلسلہ خلوتیہ سے وابستہ---آپ کے حالات پر آپ کے شاگرد مفتیٔ شافعیہ علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مستقل کتاب لکھی---[۶۱]

شیخ علی حصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۳۱ھ/ ۱۸۱۶ء)، مصر کے صوبہ قلیوبیہ میں حصہ نامی گاؤں کے شافعی عالم، فقیہ، اصولی، نحوی، حافظ---شیخ عبد اللہ شرقاوی سے علم حدیث پڑھا---[۶۲]

شیخ ابو القاسم بن احمد زیانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۳ء)، مراکش کے عالم، فقیہ، معمر، مؤرخ، ادیب، سیاح---
آپ کی متعدد تصانیف میں ''الدرة السنية الفائقة فی کشف مذاہب

اهل البدع من الخوارج و الروافض و المعتزلة و الزنادقة" وغیرہ کتب ہیں---آپ مراکش کے حکمران سلیمان بن سلطان علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جوخود بھی مالکی عالم وصاحب تصانیف تھے، کے وزیر تھے، جنہوں نے آپ کو اپنا سفیر بنا کر دو بار ۱۲۰۰ھ اور پھر ۱۲۱۶ھ کو دارالخلافہ استنبول روانہ کیا، جس دوران آپ نے شیخ عبداللہ شرقاوی وغیرہ علماء مصر سے اخذ کیا---[۶۳]

شیخ الحاج بلقاسم بن علی زین العابدین بن ہاشم عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مراکش کے شہر فاس کے عالم، حافظ مرتضیٰ زبیدی کے شاگرد---[۶۴]

شیخ محمد بن احمد المعروف بہ دواخلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۳۱ھ/ ۱۸۱۶ء)، فقہ شافعی وعقلی علوم کے ماہر، مدرس، نقیب الاشراف مصر، لوگوں کے درمیان صلح و بھائی چارہ کے قیام میں فعال شخصیت، عوام کو درپیش مسائل و معاملات کے حل کے لیے حکام سے رابطہ میں رہتے---شیخ شرقاوی سے متعدد علوم میں بھرپور استفادہ اٹھایا اور آپ کے خاص شاگرد کی حیثیت سے جانے گئے---[۶۵]

شیخ محمد بن احمد عروسی صغیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۴۴ھ/ ۱۸۲۹ء)، شافعی عالم وسلسلہ خلوتیہ سے وابستہ---آپ کے والد شیخ احمد بن موسیٰ عروسی کبیر خلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور پھر آئندہ دنوں میں آپ خود، دونوں شیخ الازہر تعینات رہے---[۶۶]

شیخ محمد بن احمد ابوراس معسکری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۳۹ھ/ ۱۸۲۵ء)، مفسر، محدث فقیہ مالکی، مؤرخ، سیاح، شیخ الاسلام---تقریباً پچاس تصانیف ہیں، جن میں تفسیر قرآن اور "تخریج احادیث دلائل الخیرات" وغیرہ کتب ہیں---الجزائر کے شہر معسکر میں آپ کا مزار واقع ہے، جس پر گنبد تعمیر ہے---صاحب فھرس الفھارس نے اس پر حاضری دی------

حافظ مرتضٰی زبیدی کے شاگرد---[۶۷]

شیخ محمد اسناوی جاد المولیٰ رحمة اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۲۹ھ/۱۸۱۴ء)، جامعہ از ہر کی مسجد میں جمعہ وعیدین کے خطیب نیز قاہرہ کی قدیم ترین مسجد عمرو بن عاص میں مخصوص مواقع پر خطبہ دیا کرتے--- حاکم مصر نے ۱۲۲۷ھ کو خطبہ جمعہ کے موقع پر آپ کو خلعت فاخرہ پیش کی---آپ نے شیخ عبداللہ شرقاوی سے خلافت پائی---[۶۸]

شیخ محمد امین بن جعفر علوی صوصی رحمة اللہ تعالیٰ علیہ

مراکش کے مقام رتب سجلماسہ کے عالم، نقشبندی سلسلہ کے مرشد، آپ نے ۱۱ر جمادی الاخریٰ ۱۲۲۷ھ کو شیخ شرقاوی سے سند اجازت پائی---[۶۹]

شیخ محمد بن محمد صادق ابن ریسون حسنی رحمة اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۳۴ھ/ ۱۸۱۹ء)، فقیہ، مسند، ماہر انساب، سلسلہ خلوتیہ وشاذلیہ سے وابستہ، چند تصنیفات ہیں---مراکش میں سلطان سلیمان بن محمد کے دور میں وزیر رہے---۱۲۱۶ھ میں سفر حج وزیارت کیا تو اس دوران حجاز ومصر میں متعدد علماء سے اخذ کیا---[۷۰]

شیخ محمد بن عباس ابن یٰس جزولی سوسی رحمة اللہ تعالیٰ علیہ

مراکش کے شہر فاس کے عالم، فقیہ، صوفیہ کے متعدد سلاسل میں مجاز، اپنی اسانید پر کتاب ''المواهب القدوسية فى اسانيد بعض المشائخ الصوفية مع بعض المصنفات البهية و المسلسلات النبوية '' تصنیف کی---شیخ عبداللہ شرقاوی سے ۱۲۱۱ھ کو قاہرہ میں خلوتی سلسلہ میں خلافت پائی، جس کی سند مذکورہ کتاب کے آخر میں نقل کی---حافظ مرتضٰی زبیدی کے شاگرد---[۷۱]

شیخ محمد بن محمد ملباوی دمنہوری رحمة اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۸۸ھ/ ۱۸۷۱ء)، مدرس جامعہ ازہر، شافعی، معمر، علوم توحید ومعانی پر چند

تصنیفات ہیں، جن میں سے بعض مطبوع ہیں، جب کہ ''رسالة فی تنزیھه تعالیٰ عن الأغراض فی أفعاله و أحکامه ''اور''عمدة أهل السنة و الیقین فی الرد علی من خالفهم من المبتدعین ''وغیرہ کے مخطوطات دارلکتب مصریہ قاہرہ میں محفوظ ہیں---آپ کے شاگردوں میں محدث و مسند مدینہ منورہ شیخ علی بن طاہر وتری نقشبندی، محدث و مسند شام شیخ محمد ابوالنصر الخطیب دمشقی وصاحب تصانیف شہیرہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمہم اللہ تعالیٰ شامل ہیں---[۷۲]

شیخ سید محمد زین الدین محمود بن علی شطا حسینی رحمة اللہ تعالیٰ علیه

(وفات ۱۲۶۶ھ/ ۱۸۵۰ء)، دمیاط میں پیدا ہوئے اور جامعہ ازہر قاہرہ میں شیخ عبداللہ شرقاوی سے تعلیم پائی، پھر مکہ مکرمہ ہجرت کی اور وہیں وفات پائی---شافعی عالم، حافظ قرآن، مدرس مسجد حرم، صوفی گھرانہ کے اہم فرد[۷۳] آپ کی نسل آج تک مکہ مکرمہ کے زعماء میں شامل ہے---آپ کے فرزند شیخ سید ابوبکر شطارحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہندوستان کے مشہور شافعی عالم مولانا زین الدین مالاباری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۹۸۷ھ/ ۱۵۷۹ء) کی تصنیف پر حاشیہ لکھا جو''اعانة الطالبین علی حل الفاظ فتح المبین'' کے نام سے مطبوع اور شوافع کے مدارس کے نصاب میں شامل ہے---[۷۴]

شیخ محمد بن محمد بنانی رحمة اللہ تعالیٰ علیه

(وفات ۱۲۴۵ھ/ ۱۸۲۹ء)، مفتیٔ مالکیہ مکہ مکرمہ، ادیب و شاعر، شارح صحیح بخاری، بوسنیا کے شہر سرائیو میں عثمانی دور کے عظیم الشان مکتبہ خسرو بیگ میں آپ کی تصنیف ''رسالة البنانی فی الرد علی الوهابیة'' کا مخطوط محفوظ ہے---شیخ شرقاوی کے علاوہ مولانا محب اللہ سندھی مہاجر مکی کے شاگرد---[۷۵]

شیخ محمد مهدی حفناوی رحمة اللہ تعالیٰ علیه

(وفات ۱۲۳۰ھ/ ۱۸۱۵ء)، آپ عارف باللہ شیخ الازہر محمد بن سالم کے گاؤں حفنہ

کے ایک عیسائی گھرانہ میں پیدا ہوئے اور اوائل عمر میں شیخ محمد بن سالم حفناوی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، پھر ان کے علاوہ شیخ عبداللہ شرقاوی وغیرہ اکابرین سے اسلامی علوم اخذ کیے--- شیخ محمد بن سالم آپ کو اپنی اولاد کی طرح عزیز رکھتے تھے، جب انہوں نے وفات پائی تو شیخ محمد مہدی کی مزید تعلیم و تربیت ان کے خلیفہ مجدد العصر شیخ احمد دردیر مالکی نے فرمائی---۱۱۹۰ھ کو شیخ محمد مہدی جامعہ ازہر میں مدرس ہوئے--- آپ شافعی المذہب تھے، آپ کی ایک شادی مفتی اعظم احناف شیخ محمد بن عبدالمعطی حریری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۲۲۰ھ/ ۱۸۰۵ء) کی دختر سے ہوئی--- شیخ عبداللہ شرقاوی نے وفات پائی تو حاکم مصر نے اکابر علماء کی مجلس منعقد کر کے انہیں شیخ الازہر کے منصب کے لیے نام تجویز کرنے کی گزارش کی تو اس موقع پر دو نام پیش کیے گئے، جن میں ایک انہی نو مسلم شیخ محمد مہدی حفناوی خلوتی کا تھا--- آپ کی قبر قرافہ مجاورین میں اپنے استاذ اور مرشد و مربی شیخ محمد بن سالم کے پہلو میں واقع ہے---[۷۶]

آئندہ ایام میں آپ کے پوتے صاحب فتاویٰ مہدیہ شیخ محمد مہدی بن محمد امین بن محمد مہدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۷ء) جو حنفی المذہب تھے، شیخ الازہر ہوئے--- آپ جامعہ ازہر کی تاریخ میں احناف میں سے پہلے عالم تھے، جو اس منصب پر تعینات کیے گئے--- واضح رہے کہ اہل مصر بالعموم شافعی ہیں--- شیخ محمد مہدی کی قبر بھی شیخ محمد بن سالم حفناوی کے پہلو میں واقع ہے---[۷۷]

شیخ محمد نبراوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۱۰ھ/ ۱۷۹۵ء میں زندہ)، فقیہ شافعی، مدرس جامعہ ازہر، عارف باللہ، ابدال وقت، صاحب کرامات، شیخ عبداللہ شرقاوی آپ کے استاد تھے لیکن آپ کے ساتھ بڑے احترام سے پیش آتے--- قبرستان مجاورین میں قبر بنی---[۷۸]

شیخ مصطفیٰ بن محمد مبلط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء)، علوم حدیث کے ماہر، سلسلہ احمدیہ میں مجاز، دارالکتب مصریہ قاہرہ میں آپ کی تصنیف ''ثبت المبلط'' سن کتابت ۱۲۷۵ھ، موجود ہے---[۷۹]

شیخ سید یوسف بدر الدین بن عبد الرحمٰن مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۷۹ھ/۱۸۶۲ء)، مراکشی الاصل، لیکن مصر کے مقام بیبان میں پیدا ہوئے، دمشق میں وفات پائی---فقیہ شافعی، محدث، شاعر، سلسلہ قادریہ سے وابستہ، شیخ احمد دردیر مالکی خلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جشن میلا دالنبی ﷺ پر تصنیف کی شرح لکھی، جس کا مخطوط پبلک لائبریری رباط، مراکش میں بنام ''فتح القدیر علی الفاظ مولد الشهاب الدردیر'' محفوظ ہے---محدث اعظم عارف باللہ شیخ سید محمد بدرالدین دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد---[۸۰]

شیخ یوسف بن مصطفیٰ صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۱۲۴۱ھ/ ۱۸۲۶ء)، قاہرہ کے مالکی عالم، مکتبہ مکہ مکرمہ میں آپ کی تصنیف ''مناسک الحج'' کا قلمی نسخہ محفوظ ہے---[۸۱]

تصانیف

شیخ عبد اللہ شرقاوی متعدد مقامات پر حلقات دروس منعقد کرتے رہے، اس کے ساتھ خانقاہی نظام کے معمولات پر توجہ مرکوز رکھی--- انیس برس کے قریب شیخ الازہر رہے، جس دوران اس عظیم ادارہ کی طرف سے عائد جملہ ذمہ داریاں بہ خوبی انجام دیں--- ملک کے سیاسی معاملات سے الگ نہیں رہے، لیکن ان تمام تر مصروفیات و مشاغل کے ساتھ تصنیف و تالیف کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا اور چند کتب تصنیف و تالیف کیں، جو متعدد موضوعات، حدیث، اسانید، فقہ، سیرت و سوانح، عقائد، تاریخ، نحو اور تصوف وغیرہ پر مشتمل ہیں، جن کے نام اور ان سے متعلق دیگر معلومات حسب ذیل ہیں---لیکن یہ آپ کی تصنیفات کی حتمی فہرست نہیں:

التحفة البهية فی طبقات الشافعية

۹۰۰ھ سے ۱۲۲۱ھ تک کے اہم شافعی علماء کا تذکرہ، مخطوط مخزونہ دار الکتب مصریہ قاہرہ، زیر نمبر ۵۷۸/تاریخ، فوٹو کاپی زیر نمبر ۱۳۸۱۵/ح---[۸۲]

تحفة الناظرين فی من ولی مصر من الولاة و السلاطين

مصر کے امراء و حکام کے حالات نیز قاہرہ شہر کی تاریخ اور نپولین کے خروج مصر کے واقعات--- طبع اول مطبع مصطفیٰ وہبی ۱۲۸۱ھ، طبع دوم مطبع بولاق قاہرہ ۱۲۹۶ھ، صفحات ۸۲، طبع سوم مصر ۱۳۰۳ھ---[۸۳]

الجامع الحاوی فی مرويات الشرقاوی المعروف به ثبت الشرقاوی

اس کے بارے میں مفصل معلومات آگے آرہی ہیں---

الجواهر السنية على المتن و العقائد المشرقية

علم توحید و عقائد پر، مخطوط مخزونہ دار الکتب مصریہ قاہرہ زیر نمبر ۲۳۱۱۹/ب---[۸۴]

حاشية على شرح التحرير

فقہ شافعی پر شیخ ابوالحسن احمد بن محمد ابن محاملی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۴۱۵ھ/۱۰۲۴ء) نے کتاب ''اللباب''لکھی، جس کا مخطوط بصرہ شہر میں محفوظ ہے[۸۵] اور شیخ ابوزرعہ ولی الدین احمد بن عبدالرحیم مصری ابن عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۸۲۶ھ/۱۴۲۳ء) نے اس کا اختصار بنام ''تنقيح اللباب'' تیار کر کے اس میں اضافات کیے، پھر شیخ الاسلام قاضی زکریا بن محمد انصاری مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۹۲۶ھ/۱۵۲۰ء) نے پہلے اسے مختصر کر کے ''تحرير تنقيح اللباب'' کا نام دیا، پھر خود ہی اس کی شرح ''تحفة اللباب'' لکھی، جس پر شیخ شرقاوی نے حاشیہ قلم بند کیا، تاریخ تکمیل تین رمضان ۱۱۹۲ھ--- بعد ازاں مصر ہی کے شیخ مصطفیٰ بن حنفی ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء)

نے اس حاشیہ پر تقریر لکھی[۸۶] مخطوط مخزونہ دارالکتب مصریہ قاہرہ، زیر نمبر ۲۱۷۹۹/ب، ۲۳۷۶۳،۶۳/ب، مکتبہ مکہ مکرمہ زیر نمبر ۸۱، ۸۲/ فقہ شافعی، مطبوعہ مطبع بولاق قاہرہ، دو جلد ۱۲۷۴ھ، ۱۲۸۶ھ، ۱۲۹۸ھ، ۱۳۰۵ھ مصر، مطبع میمنیہ قاہرہ ۱۳۱۹ھ --- اس کا تازہ ایڈیشن شیخ محمد عبدالقادر عطا کی تحقیق کے ساتھ دارالکتب علمیہ بیروت نے چار جلدوں اور ۲۳۱۲ صفحات پر ''حاشية الشرقاوی علی تحفة الطلاب بشرح تحرير تنقيح اللباب، مع تقرير السيد مصطفی بن حنفی الذهبی المصری علی حاشية الشيخ الشرقاوی'' کے نام سے ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء میں شائع کیا---[۸۷]

حاشية علی شرح الهدهدی علی ام البراهين

شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف سنوسی حسنی تلمسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۸۹۵ھ/ ۱۴۹۰ء) کی تصنیف پر شیخ محمد بن منصور ہدہدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شرح پر شیخ شرقاوی کا قلم بند کردہ حاشیہ، سن تالیف ۱۱۹۴ھ، مخطوط مخزونہ دارالکتب مصریہ قاہرہ، زیر نمبر ۲۲۹۳۲/ب، سن کتابت ۱۲۲۵ھ، مکتبہ مکہ مکرمہ زیر نمبر ۷۵/ توحید، مطبوعہ مصر ۱۲۸۱ھ، ۱۳۰۲ھ، مطبع میمنیہ قاہرہ ۱۳۱۰ھ صفحات ۱۳۹---[۸۸]

ربيع الفواد فی ترتيب صلوات الطريق و الاوراد

خلوتی سلسلہ کے اوراد و وظائف کا مجموعہ، نیز آپ کا شجرۂ طریقت، مخطوط مکتبہ حرم مکی، زیر نمبر ۲۵۶۰، مطبوعہ مصر ۱۲۸۶ھ---[۸۹]

رسالة فی لا اِله اِلا الله

رسالة فی مسألة اَصولية، فی جمع الجوامع

اصول فقہ کے موضوع پر علامہ تاج الدین عبدالوہاب بن علی سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۷۷۱ھ/ ۱۳۷۰ء) کی تصنیف کی ایک عبارت کی توضیح وتشریح---

شرح الجوھر العزیز فی عقد أنکحۃ الوری الوجیز

مخطوط مکتبہ حرم مکی، زیر نمبر ۱۵۴۱، مائیکرو فلم نمبر ۸۵۵---[۹۰]

شرح الحکم

تصوف کے موضوع پر مصر کے مشہور صوفی شیخ ابوالفضل تاج الدین احمد بن محمد شاذلی المعروف بہ ابن عطاء اللہ اسکندری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۷۰۹ھ/ ۱۳۰۹ء) کی تصنیف پر شرح، سن تالیف ۱۲۰۴ھ--- مخطوط مخزونہ دارالکتب مصریہ قاہرہ، زیر نمبر ۲۳۸۱۸/ب، کاتب یوسف بدوی مالکی، سن کتابت ۱۲۷۱ھ، بمقام مزار سیدی احمد بدوی طنطا--- مکتبہ مکہ مکرمہ میں دو مخطوطات بعنوان "تقییدات علی الحکم العطائیۃ" زیر نمبر ۷۷، ۸۳/تصوف--- اول الذکر نسخہ پر بعض عبارات کا ترکی زبان میں ترجمہ درج ہے، مطبوعہ مصر ۱۲۷۹ھ---[۹۱]

شرح رسالۃ عبد الفتاح العادلی، فی العقائد

شرح مختصر فی العقائد و الفقہ و التصوف

داغستان میں مقبول ہوئی---

شرح نظم العمریطی

فقہ شافعی پر شیخ شرف الدین یحییٰ بن موسیٰ عمریطی ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۹۸۹ھ/۱۵۸۱ء) کی منظوم تصنیف کی شرح۔ مطبع میمنیہ مصر ۱۳۱۴ھ---[۹۲]

شرح ورد السحر

خلوتی سلسلہ کے مجدد شیخ مصطفیٰ بن کمال الدین البکری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۱۶۲ھ/ ۱۷۴۹ء) کی اوراد و وظائف پر مشتمل مقبول عام تصنیف کی شرح---

شرح الوصایا الکردیۃ

تصوف پر آپ کے مرشد شیخ محمود کردی کی تصنیف کی شرح---

فتح المبدی بشرح مختصر الزبیدی

محدث یمن شیخ شہاب الدین احمد بن احمد شرجی زبیدی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۸۹۳ھ/۱۴۸۸ء) کی تیار کردہ مختصر صحیح بخاری "التجرید الصریح لاحادیث الجامع الصحیح" کی شرح ---مطبوعہ تین جلد، مطبع میمنیہ قاہرہ ۱۳۰۷ھ، ۱۳۳۰ھ---[۹۳]

مختصر الشمائل و شرح المختصر

مختصر مغنی اللبیب

عربی لغت کے ماہر شیخ ابو محمد جمال الدین عبداللہ بن یوسف مصری المعروف بہ ابن ہشام نحوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۷۶۱ھ/۱۳۶۰ء) کی مشہور تصنیف کا اختصار----

اعتراف عظمت

○ "عجائب الآثار" کے مصنف شیخ عبدالرحمٰن بن حسن جبرتی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو نہ صرف آپ کے معاصر عالم وصوفی اور قاہرہ کے باشندہ ہیں بلکہ دونوں ہی شیخ محمود کردی کے مریدین میں سے ہیں، آپ یوں رقم طراز ہیں:

"الشیخ الامام العلامة، و النحریر الفهامة، الفقیه الاصولی النحوی، شیخ الاسلام و المسلمین، الشیخ عبد الله بن حجازی بن ابراهیم الشافعی، الازهری الشهیر بالشرقاوی، شیخ الجامع الازهر"---[۹۴]

○ تیرہویں صدی ہجری کے مشاہیر کے حالات پر ضخیم کتاب کے مصنف دمشق کے عالم ومؤرخ شیخ عبدالرزاق بن حسن بیطار لکھتے ہیں:

"العلامة النحریر، و الفهامة الشهیر، و الاصولی الفقیه، و الفاضل النبیه، شیخ الاسلام، و عمدة الانام، من طلع فلک الازهر بدرا، و تقدم

علی صلة الافاضل ذوی الفضائل علما و جلالة و قدرا، فکان فی جبهة الدھر غرة، و لاھل العصر روضة فَرَح و مسرّة''---[۹۵]

○ مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکی نژاد خلیفہ، مؤرخ حجاز و عالم جلیل، صاحب تصانیف عدیدہ، شیخ سید احمد بن محمد حضراوی شافعی شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کا ذکر ان الفاظ میں کیا:

''شیخ الاسلام بالازھر الانور، بحر البحور، و الحبر الذی یتوالی ذکرہ مدی الایام و الدھور، غواص در الفقه و البدیع، شیخ الشیوخ فی الشتاء و الربیع، صاحب التالیف العدیدة، و الحواشی و الشروح المفیدة''---[۹۶]

○ فاضل بریلوی کے دوسرے خلیفہ مراکش کے محدث کبیر و مسند العصر، مؤرخ، صاحب تصانیف کثیرہ، علامہ سید محمد عبد الحیٔ کتانی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ شرقاوی کے بارے میں یہ رائے قائم کی:

''شیخ الاسلام بالدیار المصریة''---[۹۷]

○ اسلامی تاریخ کی ہزاروں مشہور شخصیات کے حالات پر اہم کتاب کے مصنف محقق ادیب و شاعر وسفارت کار خیر الدین زرکلی دمشقی نے آپ کو''فقیه''قرار دیا---[۹۸]

○ دار العلوم دینیہ مکہ مکرمہ کے صدر مدرس، صاحب تصانیف کثیرہ، شیخ ابی الفیض محمد یاسین بن محمد عیسیٰ فادانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یوں ذکر کیا:

''العلامة المحدث الفقیه الشیخ عبد الله بن حجازی الشرقاوی الازھری''---[۹۹]

○ جامعہ ازہر قاہرہ میں شعبہ اطلاعات کے مدیر، شیخ عبد المعز خطاب، جن کی دینی موضوعات پر تقاریر مختلف عربی ٹیلی ویژن چینلو پر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں[۱۰۰] آپ

نے یوں ذکر کیا:

''الامام عبد اللہ الشرقاوی''---[۱۰۱]

○ قاہرہ کے مشہور شافعی عالم و صاحب تصانیف مفیدہ، شیخ محمود سعید ممدوح حفظہ اللہ تعالیٰ، جو ریاست دوبئ میں خطیب وزارت اوقاف تعینات ہیں اور وہاں کے ٹیلی ویژن چینل پر آپ کی تقاریر نشر ہوتی رہتی ہیں[۱۰۲] آپ کی تحریر یہ ہے:

''عبد اللّٰہ بن حجازی بن ابراھیم الشافعی الازھری، الشھیر بالشرقاوی، شیخ الاسلام و المسلمین''---[۱۰۳]

○ مصر کے معاصر محقق شیخ محمد عبدالقادر عطا نے آپ کا تعارف یوں کرایا:

''الشیخ الامام اعلامة شیخ الاسلام الشیخ عبد اللّٰہ بن حجازی بن ابراھیم الشافعی الازھری الشھیر بالشرقاوی''---[۱۰۴]

○ حجاز مقدس کے معاصر شافعی عالم، ادیب و صاحب دیوان شاعر نے حسب ذیل گیارہ اشعار میں آپ کے اوصاف حمیدہ بیان کیے:

كان للأزهر شيخٌ أزهَر — فمُه يُنظمُ منه الجَوْهرُ
انتهى العِلمُ اليه و الهدىٰ — فهو منه المُبتدأ و الخَبَرُ
شاذه صَرحاً مكيناً للورى — قد أنارت شمسه و القمر
فاذا حقَّقه مسْألة — صاغَها يَعجز فيها النظرُ
و اذا فصَّله حاشيةً — زانهَا تصطفُّ فيها الدررُ
هو عبد اللّٰه شرقاوية — الفراتُ المُرتجى و الكوثرُ
خَدَم العلم زماناً و مضى — و له فى كل ارضٍ أثرُ
جدَّد الدينَ لذاكَ القرْن فى — لجُجٍ يُخطَف فيها البَصرُ
كان فيهم حُجَّةً لو ادركوا — و دليلاً مُبصراً لو نظروا

هـو أحيـا لهـم شِـرُعتهـم　　وجثـا بيـن يَـديـه البَشـرُ
ودّع الـدنيـا حـمـيـداً ولـه　　فـي قلـوب الناس حُبُّ أكبرُ

وفات

شیخ عبداللہ شرقاوی کی جو تصنیف بیروت سے شائع ہوئی[۱۰۵]اس کے سرورق نیز اندرونی صفحات پر حالات مصنف کے ضمن میں آپ کا سن وفات ۱۲۲۶ھ درج ہے، جو درست نہیں----"عـجـائـب الآثار" کے مصنف جو آپ کے معاصر وقاہرہ کے باشندہ ہیں، انہوں نے واضح طور پر لکھا کہ آپ نے بروز جمعرات، دوشوال ۱۲۲۷ھ، مطابق ۹/اکتوبر ۱۸۱۲ء کو وفات پائی[۱۰۶]اور دیگر تذکرہ نگار اسی پر متفق ہیں---[۱۰۷]

جامعہ ازہر قاہرہ میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور وفات کے تین دن بعد شہر کے اکابر علماء و مشائخ قلعہ کے اندر حاکم مصر محمد علی پاشا کے ہاں جمع ہوئے اور آپ کی تعزیت کی---اس موقع پر پاشا نے نئے شیخ الازہر کی تعیین کے لیے علماء سے نام تجویز کرنے کی گزارش کی اور جیسا کہ گزشتہ صفحات پر آچکا کہ علماء نے اس منصب کے لیے دو نام پیش کیے، جن میں سے ایک شیخ عبداللہ شرقاوی کے نومسلم شاگرد شیخ محمد مہدی تھے---بالآخر جشن میلاد النبی ﷺ پر"الـجـواهـر السنية بـمـولـد خير البرية " کے مصنف، محدث وفقیہ، شیخ محمد بن علی شنوانی، شیخ الازہر قرار پائے اور ۱۷رشوال کو آپ یہ منصب سنبھالنے کے بعد پہلی بار جامعہ ازہر پہنچے[۱۰۸]تو وہاں علماء و عوام کی بہت بڑی تعداد جمع ہوئی--- پہلے نماز جمعہ ادا کی گئی، پھر شیخ عبداللہ شرقاوی کے لیے ختم قرآن مجید کا اہتمام کیا گیا اور اجتماع کے آخر میں شیخ شرقاوی کی مدح میں شیخ عبداللہ عدوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا موزوں کردہ قصیدہ پڑھا گیا---

مزار و عرس

شیخ شرقاوی نے قبرستان مجاورین کے قریب واقع اپنی رہائش گاہ خانقاہ طغائی کے وسیع احاطہ میں ہی اپنی جائے تدفین کا تعین خود ہی کر دیا تھا، جہاں آپ کی زندگی میں ہی قبہ تعمیر کر دیا گیا اور

پھر وہیں پر آپ کی تدفین عمل میں آئی ---صاحب ''عجائب الآثار'' آپ کے مزار پر حاضر ہوئے تو اس کی کیفیت تفصیل سے بیان کی، جس کا خلاصہ یہ ہے:

''گنبد کے عین نیچے آپ کی پختہ قبر تھی اور عقیدت مندوں نے آپ کی مخصوص پہچان بھاری عمامہ کی مناسبت سے اس سے کہیں بڑا عمامہ تیار کر کے علامت کے طور پر قبر کے سرہانے رکھ دیا تھا اور مزار کے دروازہ پر ایک خادم کھڑا ہوتا جو زائرین کی رہنمائی کرتا اور وہ اسے مالی تحائف پیش کرتے اور یہاں عرس منعقد ہوتا، جس کا اہتمام آپ کی اہلیہ اور فرزند کیا کرتے ---عرس کے انعقاد کے لیے باقاعدہ شاہی فرمان جاری ہوا اور اس موقع پر سرکاری اہل کار بازار میں لوگوں کو اس میں شرکت کی دعوت دیتے، جب کہ اعیان وزعماء کو منتظمین کی طرف سے تحریری دعوت نامے ارسال کیے جاتے ---اس اجتماع میں عوام کی بڑی تعداد کے علاوہ فقہاء ومشائخ حاضر ہوتے ---اس موقع پر بہت سے جانور ذبح کیے جاتے اور طعام کی تیاری وصفائی کا وسیع اہتمام ہوتا، انواع واقسام کے کھانے اور حلویات بنائی جاتیں، خانقاہ پر چراغاں کے لیے بہت بڑے پیمانے پر قندیلیں روشن کی جاتیں، پھر وہاں مختلف اشیاء کی چند دوکانیں بھی بننے لگیں اور آئندہ دنوں میں یہ اجتماع میلہ کی شکل اختیار کر گیا'' ---[۱۰۹]

آپ کے پوتا شیخ محمد شرقاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کے مزار کو نئے سرے سے تعمیر کرایا ---[۱۱۰]

ثبت الشرقاوی کی اہمیت و مقبولیت

اب آپ کی تصنیف ''ثبت شرقاوی'' کا کسی قدر تفصیلی تعارف پیش ہے، جس سے صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اخذ کیا اور جو اس مضمون کے احاطۂ تحریر میں لانے کا اہم سبب ہے---

یہ کتاب آپ کی اسانید ومرویات کا مجموعہ ہے اور اس کی ترتیب اس طرح سے ہے کہ پہلے

اسلامی علوم میں سے کسی اہم کتاب نیز اس کے مصنف کا نام درج ہے، پھر آپ نے اپنے استاذ سے لے کر زیر تذکرہ کتاب کے مصنف تک سلسلۂ روایت سے متعلق علماء کے اسماء گرامی درج کیے ہیں اور اسی طریقہ سے مختلف اسلامی علوم کی متعدد اہم کتب کی اسانید مذکور ہیں--- علاوہ ازیں آپ نے آٹھ مشہور احادیث کا سلسلۂ روایت بھی شامل کتاب کیا ہے اور اس باب میں پہلے متعلقہ حدیث کا عنوان درج کیا ہے، جس کے بعد اپنے استاذ سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک ان تمام اکابرین کے نام سلسلہ وار درج کیے ہیں جن کے توسط سے یہ حدیث خود شیخ شرقاوی تک پہنچی اور آخر میں اس حدیث کا مکمل متن بیان کیا--- یوں یہ کتاب آپ کی اہم مرویات کا عظیم مجموعہ ہے---

- اس بارے میں آپ کے اہم شاگرد شیخ الازہر حسن بن محمد عطار نے لکھا کہ اہل مصر کے ہاں شیخ عبد اللہ شرقاوی اور ان کے معاصر شیخ ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن احمد سنباوی مالکی ازہری شاذلی المعروف بہ امیر کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۲۳۲ھ/ ۱۸۱۷ء) [۱۱۱] کی اسانید و مرویات کو بڑی اہمیت ملی اور علماء کی اکثریت نے ان پر اعتماد کیا تا آنکہ ان دونوں مشائخ کے طریق پر روایت کا سلسلہ دیگر علماء مصر کے سلاسل روایت پر غالب آ گیا--- ان کی اثبات مشہور ہیں، جن کے فضل کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور یہ دونوں اثبات نادر مرویات پر مبنی ہیں، جن سے میں نے عمر بھر بھرپور اکتساب کیا--- [۱۱۲]

- شیخ محمود سعید ممدوح جو خود بھی علوم حدیث و اسانید پر کتب کے مصنف ہیں، جن کی زیارت روضۂ رسول ﷺ پر ایک تحریر کا اردو ترجمہ ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی ازہری (ولادت ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء) نے کیا، جو مطبوع ہے--- یہی شیخ ممدوح مذکورہ بالا مسند علماء میں ایک اور نام شیخ الازہر محمد بن علی شنوانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۲۳۳ھ/ ۱۸۱۷ء) کا اضافہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"جامعہ ازہر میں شیخ شرقاوی، شیخ امیر کبیر اور شیخ شنوانی کے دور سے لے کر آج تک

تعلیم پانے والے جملہ علماء کا سلسلہ سند و روایت طبقہ در طبقہ ان تین علماء سے متصل ہوتا ہے، پھر ان تینوں میں شیخ عبداللہ شرقاوی کی اسانید کی مزید اہمیت ہے کہ یہ بہت جلد حدود مصر تجاوز کر گئیں، جس کے نتیجہ میں آج کے لاتعداد علماء حجاز، انڈونیشیا، شام، فلسطین، مراکش، تیونس، یمن اور خطۂ ہند کا سلسلہ روایت آپ سے متصل ہے'' ---[۱۱۳]

○ مکہ مکرمہ کے شیخ محمد یاسین فادانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء) جو علم روایت کے مجدد کہلائے اور عالم اسلام کے مختلف مکاتب فکر کے چار سو سے زائد علماء و مشائخ سے سند روایت و اجازت حاصل کی نیز اس موضوع پر بیسیوں کتب تصنیف و تالیف کیں اور متقدمین کی کتب پر تحقیق کر کے انہیں شائع کرایا، آپ نے یہ لکھا[۱۱۴]:

''شیخ شرقاوی کے دور سے لے کر آج تک بکثرت علماء نے سند اجازت جاری کرتے ہوئے اس میں اپنی اسانید کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کی غرض سے ''ثبت شرقاوی'' کا حوالہ دیا'' ---[۱۱۵]

ثبت الشرقاوی اور مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

یوں تو پاک و ہند میں مختلف اسلامی مکاتب فکر کے لاتعداد علماء کی سند روایت شیخ شرقاوی سے متصل ہے، ان میں مولانا مراد آبادی بھی شامل ہیں، جن کا مختصر تعارف اس مضمون کے آغاز میں درج کیا گیا لیکن مولانا مراد آبادی نے اہتمام یہ کیا کہ شیخ شرقاوی سے متصل اپنی تمام مرویات کی تفصیلات ''ثبت شرقاوی'' سے اخذ کر کے ''ثبت نعیمی'' میں درج کیں اور یہاں کے اہل ذوق کو ان پر مطلع ہونے کی سہولت بہم پہنچائی --- آپ نے ''ثبت نعیمی'' میں ایسی جن کتب و احادیث کی اسانید بیان کیں، ان کے نام حسب ذیل ہیں[۱۱۶]:

تفسیر

○ الوجیز، وغیرہ تصنیفات، شیخ ابوالحسن علی بن احمد واحدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وفات ۴۶۸ھ/۱۰۷۶ء)---

- لباب التاویل فی معالم التنزیل ،محی السنۃ شیخ ابومحمد حسین بن مسعود ابن فراء بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۵۱۰ھ/۱۱۱۷ء)---
- الکشاف، شیخ جاراللہ ابوالقاسم محمود بن عمر خوارزمی زمخشری (وفات ۵۳۵ھ/۱۱۴۴ء)---
- مفاتیح الغیب، شیخ فخر الدین ابوعبداللہ محمد بن عمر رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۶۰۶ھ/۱۲۱۰ء)---
- انوار التنزیل و اسرار التاویل، شیخ ابوالخیر ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۶۸۵ھ/۱۲۸۶ء)---
- تفسیر الجلالین، شیخ جلال الدین محمد بن احمد محلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۸۶۴ھ/۱۴۵۹ء)---
- تفسیر الجلالین، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، وغیرہ تصانیف، شیخ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء)---

حدیث

- المؤطا، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۷۹ھ/۷۹۵ء)---
- الجامع الصحیح، شیخ ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۲۵۵ھ/۸۶۹ء)---
- الجامع الصحیح، شیخ حبر الاسلام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۲۵۶ھ/۸۷۰ء)---
- صحیح مسلم، شیخ ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۲۶۱ھ/۸۷۵ء)---

- السنن، شیخ ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (وفات ۲۷۳ھ/ ۸۸۷ء)---
- السنن، شیخ ابوداؤد سلیمان بن اشعث ازدی سجستانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (وفات ۲۷۵ھ/۸۸۹ء)---
- الجامع الکبیر، شیخ ابوعیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (وفات ۲۷۹ھ/۸۹۲ء)---
- السنن الصغریٰ، شیخ ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (وفات ۳۰۳ھ/۹۱۵ء)---
- نوادر الاصول فی احادیث الرسول، شیخ ابوعبداللہ حکیم محمد بن علی ترمذی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (وفات ۳۲۰ھ/۹۳۲ء تقریباً)---
- شرح معانی الآثار، شیخ ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (وفات ۳۲۱ھ/۹۳۳ء)---
- مسند الامام ابی حنیفة، شیخ ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب بن حارثی کلاباذی سبذمونی المعروف بہ استاد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (وفات ۳۴۰ھ/۹۵۲ء)---
- السنن، شیخ ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (وفات ۳۸۵ھ/ ۹۹۵ء)---
- السنن، شیخ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (وفات ۴۵۸ھ/ ۱۰۶۶ء)---
- مصابیح السنة، شیخ محی السنۃ ابومحمد حسین بن مسعود ابن فراء بغوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ---
- مشارق الانوار، شیخ رضی الدین حسن بن محمد لاہوری صغانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (وفات ۶۵۰ھ/۱۲۵۲ء)---
- الاربعون حدیثاً، شیخ محی الدین ابوزکریا یحیٰی بن شرف نووی رحمۃ اللہ تعالٰی

علیہ (وفات ۶۷۶ھ/ ۱۲۷۷ء) ---

- مشکوٰۃ المصابیح، شیخ ابوعبداللہ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۷۴۱ھ/ ۱۳۴۰ء) ---
- الجامع الصغیر، جمع الجوامع، وغیرہ تصانیف، شیخ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ---
- ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری، شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۹۲۳ھ/ ۱۵۱۷ء) ---

اصول فقہ

- حاشیۃ شرح عضد، وغیرہ تصنیفات، شیخ سید نورالدین محمد بن علی ابن شریف جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۸۳۸ھ/ ۱۴۳۴ء)، شیخ عضدالدین ایجی کی شرح پر حاشیہ ---

عقائد

- جوھرۃ التوحید، وغیرہ تصنیفات، شیخ برہان الدین ابوالامداد ابراہیم بن ابراہیم بن حسن لقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۰۴۱ھ/ ۱۶۳۱ء) ---

بلاغت معانی و بیان

- تلخیص المفتاح، الایضاح، شیخ جلال الدین محمد بن عبدالرحمٰن قزوینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۷۳۹ھ/ ۱۳۳۸ء) دوسری، اول الذکر کی شرح ہے ---
- المطول، المختصر، وغیرہ تصنیفات، شیخ سعدالدین مسعود بن عمر تفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۷۹۳ھ/ ۱۳۹۰ء)۔ ثانی الذکر علامہ قزوینی کی ''الایضاح'' کا اختصار ہے ---
- الاطول، وغیرہ تصنیفات، شیخ عصام الدین ابراہیم بن محمد اسفرائنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۹۴۵ھ/ ۱۵۳۸ء)۔ علامہ قزوینی کی ''تلخیص المفتاح'' کی شرح ---

لغت و نحو

- الالفیة، الکافیة الشافیة، تسهیل الفوائد ، شیخ جمال الدین ابوعبداللہ محمد ابن مالک طائی جیّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۶۷۲ھ/۱۲۷۴ء)---
- قطر الندیٰ، مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب ، شیخ جمال الدین ابو عبداللہ بن یوسف ابن ہشام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۷۶۱ھ/۱۳۶۰ء)---

کلام

- المواقف ، شیخ عضد الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن احمد ایجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۷۵۶ھ/۱۳۵۵ء)---

سیرت و شمائل

- دلائل النبوۃ، شیخ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ---
- الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ، شیخ ابوالفضل قاضی عیاض بن موسیٰ سبتی اندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۵۴۴ھ/۱۱۴۹ء)---
- المواھب اللدنیة فی المنح المحمدیة، شرح البردۃ ، شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ---
- بھجة المحافل فی التعریف برواۃ الشمائل ، شیخ برہان الدین ابوالامداد ابراہیم بن ابراہیم بن حسن لقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ---

تصوف

- قوۃ القلوب ، شیخ ابوطالب محمد بن علی حارثی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۳۸۶ھ/۹۹۶ء)---
- الرسالة القشیریة، شیخ زین الاسلام ابوالقاسم عبدالکریم بن ھوازن نیشاپوری قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۴۶۵ھ/۱۰۷۲ء)---

- عوارف المعارف، شیخ شہاب الدین ابوحفص عمر بن محمد قریشی سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۶۳۲ھ/۱۲۳۴ء)---
- الفتوحات المکیۃ، وغیرہ تصنیفات، شیخ الاکبر محی الدین ابوبکر محمد بن علی ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۶۳۸ھ/۱۲۴۰ء)---
- الحکم، شیخ تاج الدین ابوالفضل احمد بن محمد ابن عطاء اللہ اسکندری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ---

اوراد و اذکار

- حلیۃ الابرار، شیخ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ---

المسلسلات

مولانا مرادآبادی نے ''ثبت نعیمی'' میں شیخ شرقاوی کے طریق پر مروی مذکورہ بالا کتب کی اسانید کے علاوہ جن آٹھ مشہور احادیث کی مسلسلات بھی درج کیں ان کا تعارف یہ ہے:

- المسلسل بانا احبک، محبت رسول اللہ ﷺ سے متعلق حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث، جسے شیخ ابومنصور شہردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۵۵۸ھ/۱۱۶۳ء) نے ''مسند الفردوس'' میں درج کیا، اس کا مکمل سلسلہ روایت شیخ شرقاوی عن شیخ علی صعیدی تا رسول اللہ ﷺ---
- المسلسل بالمشابکۃ، رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی انگلیوں میں انگلیاں مبارک ڈال کر فرمایا، اللہ تعالیٰ جل وعلا نے ہفتہ کے روز زمین تخلیق فرمائی......الی الآخر --- یہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ کتب میں درج ہے--- اس کی مکمل سند شیخ شرقاوی تا رسول اللہ ﷺ
- المسلسل بالقبض علی اللحیۃ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حلاوت ایمان کے حصول پر ارشاد فرماتے ہوئے داڑھی مبارک کو تھام لیا، اور حدیث کی تکمیل فرمائی، جسے شیخ ابو عبداللہ حاکم محمد بن عبداللہ نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۴۰۵ھ/۱۰۱۴ء) نے ''معرفۃ علوم الحدیث'' میں نیز دیگر محدثین نے اپنی کتب میں درج کیا---

○ المسلسل بقرأۃ سورۃ الفاتحۃ، جنات کے قاضی وصحابی رسول ﷺ حضرت شمہروش رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سورۃ فاتحہ پڑھی---بعد ازاں شیخ فیومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمہروش رضی اللہ عنہ سے اور پھر شیخ شرقاوی کے استاذ شیخ علی صعیدی عدوی نے شیخ فیومی سے یہی سورۃ پڑھی، اس قرأت وسماعت کی سند---معلوم رہے حضرت شمہروش رضی اللہ عنہ کے طریق پر متعدد اکابر ائمہ نے روایت کی ہے، لیکن اس پر اتفاق ہے کہ ان سے شرعی احکامات مستنبط نہیں کیے جا سکتے اور یہ سلسلہ روایت محض اتصال وبرکت کے حصول کے لیے ہے اور انہیں اسی پہلو سے دیکھنا چاہیے---

یاد رہے کہ محدث ہند شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک سند روایت ان کے مکی استاذ شیخ محمد بن احمد ابن عقیلہ حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طریق پر آٹھ واسطوں بعد حضرت شمہروش رضی اللہ عنہ سے متصل اور متعدد کتب میں مذکور ہے---

○ المسلسل بالحفاظ، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ''کن ازواج النبی ﷺ یاخذن...... ''---جو صحیح بخاری وغیرہ کتب احادیث میں درج ہے---اس حدیث کی سند، جس کے راویان حفاظ الحدیث تھے، لہٰذا یہ سلسلہ روایت مذکورہ نام سے جانا گیا---

○ المسلسل بالمحمدین، ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ''ان النبی ﷺ رای فی بیتھا جاریۃ...... ''---جو صحیح بخاری وغیرہ میں موجود ہے---اس حدیث کی سند، جس کے لگ بھگ تمام راویان کا نام محمد

ہے، اسی باعث مذکورہ نام دیا گیا---

- المسلسل بروایة الابناء عن الآباء ، ذکراللہ ونزول رحمت کے بارے میں حدیث ''ما اجتمع قوم علی ذکر اللّٰہ......''---اس کی سند، جس کے اکثر راویان نے اسے اپنے والد سے روایت کیا، جس باعث یہ سلسلۂ روایت مذکورہ نام سے جانا گیا---

- المسلسل بالمصافحة ، شیخ عبداللہ شرقاوی کی مندرجہ بالا سات مسلسلات حدیث، ان کے استاذ شیخ علی صعیدی عدوی کے طریق پر جب کہ مصافحہ کے متعلق حدیث کی یہ آٹھویں سند ان کے استاذ شیخ محمد بن سالم حفناوی کے طریق پر ہے، جو آپ کے مرشد بھی تھے---

گزشتہ سطور میں ''ثبت نعیمی'' سے فقط ان کتب، مصنفین اور مسلسلات احادیث کے نام درج کیے گئے جن میں شیخ شرقاوی و مولانا مرادآبادی کے درمیان اتصال واقع ہے---جب کہ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری محسوس ہوئی کہ مولانا مرادآبادی نے اس کتاب میں علم حدیث کے دیگر طرق، فقہ حنفی، دلائل الخیرات اور قادری سلسلہ کی اسانید بھی درج کی ہیں، لیکن ان میں آپ کا شیخ شرقاوی سے سلسلہ روایت استوار نہیں---[۱۱۷]

شیخ شرقاوی اور مولانا مراد آبادی

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی کا شیخ الازہر عبداللہ شرقاوی سے اتصال دو اہم طریق سے ہے، ایک اپنے استاذ اور شیخ مولانا شاہ محمد گل قادری کابلی مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذریعے اور دوسرا اپنے شیخ مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے توسط سے، لیکن ''ثبت نعیمی'' میں آپ نے فقط اول الذکر استاذ کے طریق پر جملہ اسانید بیان کی ہیں، لہٰذا بنیادی طور پر یہ کتاب مولانا شاہ محمد گل قادری کی اسانید کا مجموعہ ہے، جسے آپ کے شاگرد نے مرتب کیا---

اور فاضل بریلوی نے اپنی سند فقہ حنفی، فتاویٰ رضویہ کے آغاز میں [۱۱۸] جب کہ علم حدیث،

قادری سلسلہ وغیرہ علوم سے متعلق چند اسانید ''الاجازات المتینة'' میں ذکر کی ہیں[۱۱۹] لیکن ان میں شیخ شرقاوی کا سلسلہ روایت مذکور نہیں--- فاضل بریلوی کی اسانید و مرویات پر مزید کام ان کے شاگرد مولانا محمد ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا اور ۱۳۴۳ھ میں ''نزول السکینة باسانید الاجازات المتینة'' تصنیف کی، لیکن اس کا ابھی تک ایک بھی قلمی نسخہ دریافت نہیں ہوا اور نہ ہی یہ شائع ہوئی---[۱۲۰]

مولانا مرادآبادی کے ان دونوں مشائخ کا شرقاوی سلسلۂ روایت الگ الگ خصوصیات رکھتا ہے، مولانا شاہ محمد گل کے طریق کی اہمیت یہ ہے کہ مولانا مرادآبادی نے اکثر علوم آپ ہی سے اخذ کیے اور یہ علم روایت کی خوبیوں میں سے ہے---

جب کہ فاضل بریلوی کا شیخ شرقاوی سے جو سلسلہ روایت استوار ہوا وہ ''علو'' کی خاصیت رکھتا ہے، جیسا کہ آئندہ سطور سے واضح ہوگا--- مولانا محمد گل قادری و شیخ شرقاوی کے درمیان چار اور فاضل بریلوی سے شیخ شرقاوی تک فقط دو واسطے حائل ہیں--- اس بنا پر مولانا مرادآبادی کے ان دونوں مشائخ میں سے علمی وفنی اعتبار سے فاضل بریلوی کا سلسلہ روایت افضل ٹھہرا---

مولانا مرادآبادی کے اس سلسلۂ روایت کے مختصر تعارف کے بعد اب یہاں آپ کی ایک سند بطور نمونہ پیش ہے، جسے ''ثبت شرقاوی'' و ''ثبت نعیمی'' میں سب سے پہلے درج کیا گیا اور یہ تفسیر ''معالم التنزیل'' کی سند ہے، جب کہ اس میں سنین وفات کا اندارج راقم السطور کی طرف سے ہے:

''مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی عن مولانا شاہ محمد گل قادری کابلی مرادآبادی (وفات ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء) عن شیخ سید محمد مکی کتنی (وفات ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) عن شیخ سید محمد صالح کتنی (وفات ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء) عن شیخ سید محمد بن حسین کتنی (وفات ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء) عن شیخ احمد بن محمد صاوی عن شیخ عبداللہ بن حجازی شرقاوی عن شیخ محمد بن سالم حفناوی عن شیخ سید محمد بن محمد بُدَیری دِمیاطی المعروف بہ ابن میت

برہان شامی (وفات ۱۱۴۰ھ/ ۱۷۲۸ء) عن ابوالضیاء نور الدین علی بن علی شبرا ملسی (وفات ۱۰۸۷ھ/ ۱۶۷۶ء) عن شیخ برہان الدین ابوالامداد ابراہیم بن ابراہیم لقانی عن شیخ ابی النجا سالم بن محمد بن عز الدین سنہوری (وفات ۱۰۱۵ھ/ ۱۶۰۶ء) عن شیخ ابوالمواہب نجم الدین محمد بن احمد غیطی (وفات ۹۸۱ھ/ ۱۵۷۳ء) عن شیخ الاسلام ابویحییٰ زکریا بن محمد انصاری عن شیخ عز الدین عبد الرحیم بن محمد المعروف بہ ابن فرات حنفی (وفات ۸۵۱ھ/ ۱۴۴۸ء) عن شیخ صلاح ابن ابی عمر عن شیخ فخر الدین ابوالحسن علی بن احمد بخاری (وفات ۶۹۰ھ/ ۱۲۹۱ء) عن شیخ ابوالمکارم فضل اللہ بن ابی سعید محمد بن احمد نوقانی (وفات ۶۰۰ھ/ ۱۲۰۴ء) عن صاحب "معالم التنزیل" شیخ محی السنۃ ابومحمد حسین بن مسعود ابن فراء بغوی (وفات ۵۱۰ھ/ ۱۱۱۷ء) رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین"---[۱۲۱]

اور شیخ بغوی نے علم تفسیر کی اپنی تیرہ اسانید، معالم التنزیل کے آغاز میں جب کہ مزید اسانید پوری کتاب کے دیگر صفحات پر حسب موقع بڑے اہتمام سے درج کی ہیں---[۱۲۲]

شیخ شرقاوی اور پاک و ہند کے دیگر علماء

مولانا شاہ محمد گل قادری اور مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی کے علاوہ برصغیر کے دیگر اکابر علماء کرام میں سے متعدد کا سلسلہ روایت حدیث وغیرہ علوم بھی شیخ شرقاوی سے جا ملتا ہے، ایسی سات مثالیں حسب ذیل ہیں:

○ فاضل بریلوی کا اتصال دو واسطوں سے یوں ہے:

"مولانا احمد رضا خان بریلوی (وفات ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) عن شیخ سید احمد بن زینی دحلان (وفات ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۶ء) عن شیخ عثمان بن حسن دمیاطی عن شیخ عبداللہ شرقاوی رحمہم اللہ تعالیٰ"---

○ مدرسہ پیلی بھیت کے شیخ الحدیث، صوفیٔ کامل، سلطان الواعظین، حکیم مولانا عبدالاحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدفون گنج مرادآباد[۱۲۳]:

''مولانا عبدالاحد پیلی بھیتی (وفات ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء) عن شیخ احمد ابوالخیر مرداد (وفات ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۶ء) عن شیخ احمد منۃ اللہ شباسی عن شیخ عبداللہ شرقاوی رحمہم اللہ تعالیٰ''---

○ حیدرآباد سندھ کے مضافات میں واقع خانقاہ نقشبندیہ کے مرشد، صاحب تصانیف تحریک پاکستان کے رہنما شیخ الاسلام مولانا محمد حسن جان مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [۱۲۴]:

''مولانا محمد حسن جان مجددی (وفات ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۶ء) عن شیخ محمد ناصر الدین ابوالنصر الخطیب (وفات ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء) عن شیخ محمد بن محمد دمنھوری عن شیخ عبداللہ شرقاوی رحمہم اللہ تعالیٰ''---

○ خانقاہ چشتیہ گولڑہ کے سجادہ نشین و عالم مولانا سید غلام محی الدین گیلانی المعروف بہ بابو جی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [۱۲۵]:

''مولانا غلام محی الدین گیلانی (وفات ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء) عن مولانا محمد عبدالباقی لکھنوی مہاجر مدنی (وفات ۱۳۶۴ھ/ ۱۹۴۵ء) عن مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحئ فرنگی محلی (وفات ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء) عن شیخ محمد بن عبداللہ بن حُمید عنزی (وفات ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء) عن شیخ عبدالرحمٰن بن محمد کزبری صغیر و شیخ عثمان بن حسن دمیاطی عن شیخ عبداللہ شرقاوی رحمہم اللہ تعالیٰ''---

○ دہلی میں خانقاہ نقشبندیہ کے سجادہ نشین، جامعہ ازہر قاہرہ کے فارغ التحصیل صاحب تصانیف شیخ الاسلام شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [۱۲۶]:

''شاہ ابوالحسن زید فاروقی (وفات ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء) عن مولانا شاہ ابوالخیر عبداللہ مجددی (وفات ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۳ء) عن مولانا محمد عبدالحق الٰہ آبادی مہاجر مکی (وفات ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۵ء) عن مولانا شاہ عبدالغنی مجددی مہاجر مدنی

(وفات ۱۲۹۶ھ/ ۱۸۷۹ء) عن شیخ اسماعیل بن ادریس استنبولی مدنی عن شیخ عبداللہ شرقاوی رحمہم اللہ تعالیٰ'' ---

○ ہندوستان کے صوبہ کیرالا میں واقع عظیم الشان مدرسہ ''سنی اسلامی ثقافت مرکز'' کے سرپرست و جمعیت علماء اہل سنت ہند کے سیکرٹری جنرل مولانا ابوبکر بن احمد باقوی قادری حفظہ اللہ تعالیٰ [۱۲۷]:

''مولانا ابوبکر باقوی عن شیخ محمد یاسین فادانی مکی عن شیخ سید محمد بدر الدین بن یوسف حسنی دمشقی (وفات ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء) عن شیخ سید یوسف بدر الدین بن عبدالرحمٰن مغربی دمشقی عن شیخ عبداللہ شرقاوی رحمہم اللہ تعالیٰ'' ---

○ مدرسہ مظہر العلوم، کھڈہ، کراچی کے کتب خانہ میں اس مدرسہ کے بانی مولانا ابی العلاء احمد الدین چکوالی چشتی سیالوی بن مولانا محمد غلام حسین پنجابی رحمہم اللہ تعالیٰ کی جو اسانید محفوظ ہیں، ان میں ایک سند کا قلمی نسخہ، ایک صفحہ کی بارہ سطور پر مشتمل ہے، جس پر سنہ کتابت درج نہیں [۱۲۸] البتہ دیگر ذرائع سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ۱۲۹۸ھ میں آپ کے نام جاری کردہ [۱۲۹] سند کی نقل ہے اور زیر قلم موضوع کے مناسبت سے اس کی اہمیت و خاصیت یہ ہے کہ اس میں شیخ عبداللہ شرقاوی کے طریق پر روایت نیز آپ کی ثبت کا ذکر کیا گیا ہے:

''مولانا احمد الدین چکوالی (وفات ۱۳۴۷ھ/ ۱۹۲۹ء) عن شیخ سید احمد بن زینی دحلان عن شیخ عثمان بن حسن دمیاطی عن شیخ عبداللہ شرقاوی رحمہم اللہ تعالیٰ'' ---

ثبت الشرقاوی کی اشاعت

شیخ الازہر عبداللہ شرقاوی نے اس کی تصنیف کا عمل بروز ہفتہ ۱۲۱۷ھ [۱۳۰] اور بقول دیگر ۱۲۲۵ھ [۱۳۱] کو مکمل کیا اور علامہ کتانی لکھتے ہیں کہ میں نے اس کے قلمی نسخے حجاز، تیونس اور مراکش میں دیکھے، نیز میرے پاس بھی اس کا ایک نسخہ محفوظ ہے--- اس اطلاع کے ساتھ آپ

نے ''ثبت شرقاوی'' کی ابتدائی عبارت بھی پیش نظر کتاب میں نقل کی---[۱۳۲]

دارالکتب مصریہ قاہرہ میں اس کے چار مخطوطات زیر نمبر ۴۶۸، ۱۱۹/ تیمور، ۱۴/حلیم، ۱۳۲/ تیمور بنام ''ثبت الشرقاوی'' محفوظ ہیں، جن میں سے اول الذکر بخط مصنف ہے[۱۳۳] ہندوستان میں اس کے قلمی نسخہ کے وجود کا ثبوت یوں ملتا ہے کہ مولانا مرادآبادی نے اس سے اخذ کیا---[۱۳۴]

مولانا مرادآبادی کی اس کاوش کے تقریباً نصف صدی بعد شیخ محمود سعید ممدوح نے اس کے نسخہ بخط مصنف کی فوٹو کاپی حاصل کر کے اپنے استاد شیخ محمد یاسین فادانی مکی کو پیش کی، جنہوں نے اس پر تحقیق و تصحیح کی، نیز شیخ ممدوح نے مصنف کے مختصر حالات قلم بند کیے اور اس کے ناشر شیخ بسام عبدالوہاب جابی حفظہ اللہ تعالیٰ[۱۳۵] نے اس پر مقدمہ لکھ کر اسے اپنے اشاعتی ادارہ دارالبصائر دمشق کی طرف سے ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء میں ۴۸ صفحات پر پہلی بار شائع کیا---

تمام تذکرہ نگاروں نے اس کا ذکر ''ثبت الشرقاوی'' کے نام سے کیا، اس بنا پر کہ علم روایت پر لکھی گئی مستقل کتب کے لیے ''ثبت'' کا لفظ بطور عرف و اصطلاح اہل علم میں رائج ہے لیکن اس کی اشاعت ''الجامع الحاوی فی مرویات الشرقاوی'' کے نام سے ہوئی---

حوالہ جات وحواشی

۱......مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی کے حالات: الامام احمد رضا خان و اثره فی الفقه الحنفی، صفحہ ۱۲۸تا۱۲۹/ الشیخ محمد نور اللہ البصیرفوری، صفحہ ۱۷تا۱۸/من هو احمد رضا البریلوی، صفحہ ۱۲۱تا۱۲۲/الیواقیت المهریة، صفحہ ۷۵تا۷۷---

۲......مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری کے حالات: الیواقیت المهریة، صفحہ ۷۷تا۷۹---

۳......مولانا محمد عمر نعیمی کے حالات: الیواقیت المهریة، صفحہ ۱۱۱تا۱۱۲---

۴......مولانا غلام معین الدین نعیمی کے حالات: تذکرہ اکابر اہل سنت، صفحہ ۳۶۱تا۳۶۲---

۵......مولانا احمد یار خان نعیمی کے حالات: الشیخ محمد نور اللہ البصیرفوری، صفحہ ۳۷/الیواقیت المهریة، صفحہ ۳۹تا۴۰---

۶......مولانا ابوالبرکات احمد قادری کے حالات: تتمة الاعلام، جلد ۳، صفحہ ۱۳۴تا۱۳۵/ الشیخ محمد نور اللہ البصیرفوری، صفحہ ۱۴تا۱۶---

۷......مولانا محمد نور اللہ نعیمی کے حالات: الشیخ محمد نور الله البصیرفوری ،کل صفحات ۲۱۲/الیواقیت المهریة، صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۳---

۸......مولانا محمد حسین نعیمی کے حالات: الشیخ محمد نور الله البصیرفوری ، صفحہ ۲۷ تا ۲۸/الیواقیت المهریة، صفحہ ۱۱۴ تا ۱۱۵---

۹......مولانا پیر محمد کرم شاہ الازہری کے حالات: الامام احمد رضا خان و اثره فی الفقه الحنفی، حاشیہ صفحہ ۵۲/الیواقیت المهریة، صفحہ ۱۴۳ تا ۱۴۴---

۱۰......مولانا غلام علی اوکاڑوی کے حالات: ماہ نامہ السعید، شمارہ جون ۲۰۰۰ء، صفحہ ۱۹ تا ۲۱/ ماہ نامہ ضیائے حرم، شمارہ جولائی ۲۰۰۰ء، صفحہ ۱۲ تا ۱۳/ ماہ نامہ کنز الایمان، شمارہ جولائی ۲۰۰۰ء، صفحہ ۳۵ تا ۳۶/ ماہ نامہ نور الحبیب، شمارہ جون ۲۰۰۰ء، ابتدائی پانچ صفحات---

۱۱......الاعلام، جلد ۷، صفحہ ۲۶۵/ اہم عرب ممالک، صفحہ ۲۹۶/ چند روز مصر میں، صفحہ ۵۰ تا ۵۳/ مقالات مولوی محمد شفیع، جلد ۳، صفحہ ۲۴۵ تا ۲۴۶---

۱۲......التصوف الاسلامی، شمارہ اپریل ۱۹۹۴ء، صفحہ ۴۶ تا ۵۰/ الثقافة، شمارہ ستمبر ۱۹۹۷ء، صفحہ ۳۳ تا ۳۷/شیوخ الازهر، صفحہ ۴---

۱۳......المنهل، شمارہ دسمبر ۱۹۸۸ء، جنوری ۱۹۸۹، صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۵---

۱۴......وزیر اعظم مصر سعد زغلول پاشا کے حالات: الاعلام، جلد ۳، صفحہ ۸۳/ الاعلام الشرقية، جلد ۱، صفحہ ۱۴۵ تا ۱۴۸---

۱۵......صدر الجزائر ہواری بومدین کے حالات: اتمام الاعلام ، صفحہ ۲۱۹/تتمة الاعلام، جلد ۲، صفحہ ۲۲۱/ ذیل الاعلام، جلد ۱، صفحہ ۱۶۳---

۱۶......شیوخ الازهر، صفحہ ۱۱---

۱۷......شیخ احمد جوہری کبیر کے حالات: اتحاف الاخوان ، صفحہ ۹۰/الاعلام، جلد ۱، صفحہ ۱۱۲/سلک الدرر ، جلد ۱، صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۳/عجائب الآثار ، جلد ۱، صفحہ ۴۹۲ تا ۴۹۵/

فھرست المخطوطات دار الکتب المصریة ،جلد۱،صفحہ۱۲،۱۲۲،۱۹۵،۲۹۲،جلد۲،صفحہ۲۴، ۱۶۶،۱۷۰،۱۹۸/فھرست المخطوطات، مصطلح ،جلد۱،صفحہ۷،۱۷تا۱۹،۲۵،۲۶،۴۶،۱۷تا ۷۲،۸۵تا۸۶،۱۴۹،۱۵۳،۱۹۵،۲۰۸/ فھرس الفھارس مکتبة مکة المکرمة ،صفحہ۱۰۵/ معجم المؤلفین،جلد۱،صفحہ۱۲۱---

۱۸......شیخ احمد ملّوی کے حالات:اتحاف الاخوان ،صفحہ۹۰/الاعلام،جلد۱،صفحہ۱۵۲تا ۱۵۳/سلک الدرر ،جلد۱،صفحہ۱۳۴تا۱۳۵/عجائب الآثار ،جلد۱،صفحہ۴۵۵تا۴۵۷/ فھرست المخطوطات، دار الکتب المصریة ،جلد۱،صفحہ۱۶،۴۳،۸۴،۱۹۶،۲۴۲،۲۴۳، ۲۵۹،۲۸۱،۴۶۲/جلد۲،صفحہ۲۹،۴۰تا۴۱،۴۲،۴۶تا۴۷،۸۵،۱۰۳،۱۲۹،۱۶۱تا۱۶۲،۲۱۲،۲۷۳، جلد۳،صفحہ۳۸،۱۲۲،۱۲۷/فھرست المخطوطات، مصطلح ،جلد۱،صفحہ۳،۲۵،۱۵۰،۲۰۸/ فھرس الفھارس و الاثبات ،جلد۲،صفحہ۵۵۹تا۵۶۰/فھرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة ،صفحہ۳۱۷،۳۳۶تا۳۳۷/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف ،صفحہ۲۷۲تا۲۷۳/معجم المؤلفین ،جلد۱،صفحہ۱۷۲تا۱۷۳/معجم المطبوعات العربیة و المعربة،جلد۲،صفحہ۱۷۹۶تا۱۷۹۷---

۱۹......شیخ احمد دمنہوری کے حالات:اتحاف الاخوان ،صفحہ۹۰/الاعلام،جلد۱،صفحہ۱۶۴/ سلک الدرر ،جلد۱،صفحہ۱۳۵/شیوخ الازھر ،صفحہ۱۸تا۱۹/عجائب الآثار ،جلد۲،صفحہ۳۸ تا۴۱/فھرست المخطوطات، دار الکتب المصریة،جلد۱،صفحہ۹۱،۳۰۹،۴۴۸،جلد۲، صفحہ۱۵،۹۲،۱۳۰،۲۲۷،۲۷۲/فھرست المخطوطات، مصطلح ،جلد۱،صفحہ۲۸۲تا۲۸۳، ۳۱۹تا۳۲۰/فھرس الفھارس و الاثبات ،جلد۱،صفحہ۴۰۴تا۴۰۵/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف ،صفحہ۱۷۲تا۲۷۲/معجم المؤلفین ،جلد۱، صفحہ۱۸۸تا۱۸۹/معجم المطبوعات العربیة و المعربة ،جلد۱،صفحہ۸۸۲تا۸۸۳/نزھة الفکر ،جلد۱،صفحہ۱۳۶تا۱۳۷---

۲۰......شیخ احمد خَلَیفی کے حالات: الاعلام، جلد۱، صفحہ۲۷۶/ حلیۃ البشر، جلد۱، صفحہ۱۷۶تا ۱۷۷/ عجائب الآثار، جلد۲، صفحہ۳۹۱تا۳۹۲/ فهرست المخطوطات، دار الکتب المصرية، جلد۳، صفحہ۱۵۲/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، صفحہ۲۶۱/ معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۳۳۱/ نزھۃ الفکر، جلد۱، صفحہ۱۳۳تا۱۳۵---

۲۱......شیخ حسن مدابغی کے حالات: الاعلام، جلد۲ صفحہ۲۰۵/ ثبت الشرقاوی، حالات مصنف، صفحہ۴۳/ حاشیۃ الشرقاوی، جلد۱، صفحہ۷/ عجائب الآثار، جلد۱، صفحہ۳۴۹تا۳۵۰/ فهرست المخطوطات، دار الکتب المصرية، جلد۱، صفحہ۲۴۴، ۲۴۹، ۲۶۶تا ۲۶۷، جلد۲، صفحہ۲۶، ۱۶۵، ۲۶۲، جلد۳، صفحہ۱۴۵/ فهرست المخطوطات، مصطلح، جلد۱، صفحہ۴۵، ۹۱تا ۹۲/ فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۵۶۳تا۵۶۴/ فهرس مخطوطات البحرين، جلد۱، صفحہ۱۲۷تا۱۲۸/ فهرس مخطوطات مکتبۃ مکۃ المکرمۃ، صفحہ۲۸۷تا ۲۸۸، ۲۹۷، ۳۱۰تا۳۱۱، ۳۶۲، ۳۶۳تا۳۶۳/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، صفحہ۴۴۵/ معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۵۶۵/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۲، صفحہ۱۷۱۹---

۲۲......شیخ سلیمان بجیرمی کے حالات: الاعلام، جلد۳، صفحہ۱۳۳/ حلیۃ البشر، جلد۲، صفحہ۶۹۴تا۶۹۵/ عجائب الآثار، جلد۴، صفحہ۴۳تا۴۴/ فهرست المخطوطات، دار الکتب المصرية، جلد۱، صفحہ۱۲۷/ فهرس مخطوطات مکتبۃ مکۃ المکرمۃ، صفحہ۱۳۲، ۱۳۳/ معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۷۹۷/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعرّبۃ، جلد۱، صفحہ۵۲۸تا۵۲۹/ نزھۃ الفکر، جلد۲، صفحہ۲۱تا۲۲---

۲۳......شیخ عطیہ اجھوری کے حالات: الاعلام، جلد۴، صفحہ۲۳۸/ ثبت الشرقاوی، صفحہ۱۳تا۱۴/ ثبت نعیمی، صفحہ۷/ سلک الدرر، جلد۳، صفحہ۲۸۲/ عجائب الآثار، جلد۲، صفحہ۳تا۴/ فهرست المخطوطات، دار الکتب المصرية، جلد۱، صفحہ۲۴۹/ فهرست

المخطوطات، مصطلح ،جلدا،صفحہ۲۱۴/فهرس الفهارس و الاثبات ،جلد۲،صفحہ۸۷۷/
معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف ،صفحہ۱۵۰/معجم
المؤلفين ،جلد۲،صفحہ۳۸۰ تا۳۸۱/معجم المطبوعات العربية و المعربة،جلدا،
صفحہ۳۶۶/نزهة الفکر ،جلد۲،صفحہ۲۶۵ تا۲۶۷---

۲۴......شیخ علی صعیدی کے حالات:الاعلام،جلد۴،صفحہ۲۶۰/ثبت الشرقاوی ،صفحہ۱۴،۲۵
تا۳۴/ثبت نعیمی ،صفحہ۷،۱۳تا۱۸/سلک الدرر ،جلد۳،صفحہ۲۱۸/عجائب الآثار ،جلدا،
صفحہ۶۴۷ تا۶۵۰/فهرست المخطوطات، دارالکتب المصرية ،جلدا،صفحہ۱۹۵تا۱۹۶،
۲۴۲،۲۵۰،۲۵۴تا۲۵۵،۲۵۶،۲۶۳/فهرست المخطوطات، مصطلح ،جلدا،صفحہ۸۷،
۱۴۹،۲۰۲،۲۱۳،۲۱۴/فهرس الفهارس و الاثبات ،جلد۲،صفحہ۱۲۷تا۱۳۷/معجم مؤلفی
مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف ،صفحہ۳۷۴/معجم المؤلفين ،جلد۲،صفحہ۴۰۲/
معجم المطبوعات العربية و المعربة ،جلد۲،صفحہ۱۳۱۴تا۱۳۱۵/نزهة الفکر ،جلد۲،
صفحہ۲۶۳تا۲۶۵---

۲۵......شیخ علی سقاط کے حالات:اعلام المکیین ،جلدا،صفحہ۵۰۷/الاعلام،جلد۵،
صفحہ۱۶/حلية البشر ،جلد۲،صفحہ۱۰۰۶/سلک الدرر ،جلد۳،صفحہ۲۴۴/عجائب الآثار ،
جلدا،صفحہ۵۳۷تا۵۳۸/فهرست المخطوطات، مصطلح ،جلدا،صفحہ۸۲،۱۹۸/فهرس
الفهارس و الاثبات ،جلد۲،صفحہ۱۰۰۶تا۱۰۰۸/مختصر نشر النور ،صفحہ۳۵۷تا۳۵۸/
معجم المؤلفين،جلد۲،صفحہ۵۱۹---

۲۶......شیخ عمر طحلاوی کے حالات:سلک الدرر ،جلد۳،صفحہ۲۰۳تا۲۰۴/عجائب
الآثار ،جلدا،صفحہ۴۵۹/فهرس الفهارس و الاثبات،جلدا،صفحہ۴۶۸/معجم المؤلفين ،
جلد۲،صفحہ۵۶۹---

۲۷......شیخ محمد عشماوی کے حالات:اتحاف الاخوان ،صفحہ۸۹/سلک الدرر ،جلد۴،

صفحہ۴۱/عجائب الآثار ،جلدا،صفحہ۳۲۰تا۳۲۱/فہرست المخطوطات، مصطلح ،جلدا، صفحہ۹۲/فهرس الفهارس و الاثبات،جلد۲،صفحہ۸۳۲---

۲۸......شیخ محمد بن سالم حفناوی کے حالات:الاعلام،جلد۶،صفحہ۱۳۴تا۱۳۵/ثبت الشبرقاوی ،صفحہ۱۴/ثبت نعیمی ،صفحہ۷تا۱۳،۱۸تا۲۰/سلک الدرر ،جلد۴،صفحہ۶۱/ شیوخ الازهر ،صفحہ۱۶تا۱۷/عجائب الآثار ،جلدا،صفحہ۴۶۰تا۴۸۲/فهرست المخطوطات، دار الكتب المصرية،جلدا،صفحہ۲۳۷،۲۵۰،۲۵۳،۲۵۴،۲۶۴،۳۱۴، جلد۲،صفحہ۱۱،۶۸،جلد۳،صفحہ۳۲/فهرست المخطوطات، مصطلح ،جلدا،صفحہ۱۰۶تا ۱۰۸،۱۱۸تا۱۱۹،۱۳۳تا۱۳۴،۱۹۶،۲۳۷تا۲۳۸/فهرس الفهارس و الاثبات ،جلدا، صفحہ۳۵۳تا۳۵۵/فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة ،صفحہ۱۵۴/معجم مؤلفى مخطوطات مكتبة الحرم المكى الشريف،صفحہ۲۴۵/معجم المؤلفين ،جلد۳،صفحہ۳۰۹/معجم المطبوعات العربية و المعربة،جلدا، صفحہ۸۱۷تا۸۲۷/مکہ مکرمہ کے کتنی علماء،صفحہ۱۶---

۲۹......شیخ محمد بلیدی کے حالات:الاعلام،جلد۷،صفحہ۶۸/حلية البشر ،جلد۲، صفحہ۱۰۰۶/سلک الدرر ،جلد۴،صفحہ۱۳۰تا۱۳۱/عجائب الآثار ،جلدا،صفحہ۴۲۰/فهرست المخطوطات، دار الكتب المصرية ،جلدا،صفحہ۱۸۸،جلد۲،صفحہ۲۷۳،جلد۳،صفحہ۱۸۵/ فهرست المخطوطات، مصطلح ،جلدا،صفحہ۱۲۸،۲۸۴/فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة،صفحہ۳۳۹،۳۴۱/معجم المؤلفين ،جلد۳،صفحہ۱۷۴،۶۷۷تا۶۷۸---

۳۰......شیخ یوسف حفناوی کے حالات:الاعلام،جلد۸،صفحہ۲۳۲/حلية البشر ،جلد۲، صفحہ۱۰۰۶/سلک الدرر ،جلد۴،صفحہ۲۷۸تا۲۸۲/عجائب الآثار ،جلدا،صفحہ۴۷۸تا۴۷۹/ فهرست المخطوطات ،دار الکتب المصریہ،جلدا،صفحہ۶۸،جلد۲،صفحہ۳۸،۱۹۱/فهرست المخطوطات، مصطلح ،جلدا،صفحہ۱۴۸/فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة ،

صفحہ ۳۹۷/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف ،صفحہ ۲۴۵/ معجم المؤلفین، جلد ۴، صفحہ ۱۶۱ تا ۱۶۲---

۳۱......اتحاف الاخوان، صفحہ ۹۰/حلیة البشر ، جلد ۲، صفحہ ۱۰۰۶/عجائب الآثار ، جلد ۴، صفحہ ۱۲۶، ۲۵۶---

۳۲......خلوتی شجرہ طریقت: مکہ مکرمہ کے کتبی علماء، صفحہ ۱۳ تا ۱۶---

۳۳......شیخ سلیمان جمل کے حالات: الاعلام، جلد ۳، صفحہ ۱۳۱/ حلیة البشر ، جلد ۲، صفحہ ۶۹۲ تا ۶۹۳/ عجائب الآثار، جلد ۲، صفحہ ۲۸۳ تا ۲۸۴/ فهرست المخطوطات، دار الکتب المصرية، جلد ۲، صفحہ ۱۷۴، ۲۲۸، جلد ۳، صفحہ ۱۲۰/ فهرست المخطوطات، مصطلح ، جلد ۱، صفحہ ۲۰۲/فهرس الفهارس و الاثبات، جلد ۱، صفحہ ۳۰۰ تا ۳۰۱/فهرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة ، صفحہ ۴۲، ۳۰۰، ۴۴۲/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ ۲۲۹/ معجم المؤلفین ، جلد ۱، صفحہ ۷۹۵/معجم المطبوعات العربية و المعربة، جلد ۱، صفحہ ۱۰۷ تا ۱۲۷/ نزهة الفكر ، جلد ۲، صفحہ ۲۵ تا ۲۷---

۳۴......شیخ محمود کردی کے حالات: الاعلام، جلد ۷، صفحہ ۱۸۴/عجائب الآثار ، جلد ۱، صفحہ ۳۷۴ تا ۴۷۴، ۶۳۱، ۶۴۷، جلد ۲، صفحہ ۸۸ تا ۹۶/ معجم المؤلفین، جلد ۳، صفحہ ۸۲۶---

۳۵......شیخ الازہر محمد خراشی کے حالات: الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۲۴۰ تا ۲۴۱/سلک الدرر ، جلد ۴، صفحہ ۶۷/شیوخ الازهر ، صفحہ ۱۳ تا ۱۴/عجائب الآثار ، جلد ۱، صفحہ ۱۲۱/معجم المؤلفین، جلد ۳، صفحہ ۴۳۷/معجم المطبوعات العربية و المعربة، جلد ۱، صفحہ ۸۲۰---

۳۶......شیخ محمود شلتوت کے حالات: الاعلام، جلد ۷، صفحہ ۱۷۳/ اہم عرب ممالک، صفحہ ۲۹۸، ۳۳۲ تا ۳۳۳/شیوخ الازهر، صفحہ ۴۴ تا ۴۵/ معجم المؤلفین، جلد ۳، صفحہ ۸۱۲ تا ۸۱۳---

۳۷......شیخ عبدالحلیم محمود کے حالات: اتمام الاعلام ، صفحہ ۱۴۷/ تتمة الاعلام ، جلد ۱،

صفحہ ۲۷۰ تا ۲۷۲/ ذیل الاعلام ،جلدا،صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۶/شیوخ الازھر ،صفحہ ۴۷ تا ۴۹/ ماہ نامہ ضیائے حرم،شمارہ اپریل ۱۹۷۴ء،صفحہ ۵۵ تا ۶۰/ شمارہ اکتوبر ۲۰۰۰ء صفحہ ۵۴ تا ۵۵/ ماہ نامہ فکر ونظر، شمارہ مئی ۱۹۷۶ء، صفحہ ۱۰۳۶ تا ۱۰۳۷---

۳۸......شیخ احمد عروسی کبیر کے حالات:الاعلام،جلدا،صفحہ ۲۶۲/ حلیة البشر ،جلدا،صفحہ ۱۷۱ تا ۱۷۵/شیوخ الازھر ،صفحہ ۱۹ تا ۲۰/عجائب الآثار ،جلد۲،صفحہ ۳۸۱ تا ۳۸۵/فھرس الفھارس و الاثبات،جلد۲،صفحہ ۸۲۵ تا ۸۲۶/معجم المؤلفین،جلدا،صفحہ ۳۱۵---

۳۹......شیخ ابوالانوار سادات کے حالات:حلیة البشر ،جلدا،صفحہ ۹۷ تا ۹۸/عجائب الآثار ،جلد۴،صفحہ ۲۹۳ تا ۳۰۹/فھرس الفھارس و الاثبات،جلدا،صفحہ ۱۴۵ تا ۱۴۶---

۴۰......شیوخ الازھر،صفحہ ۸/عجائب الآثار ،جلد۲،صفحہ ۳۸۹ تا ۳۹۰---

۴۱......شیوخ الازھر،صفحہ ۲۰ تا ۲۱---

۴۲......عجائب الآثار ،جلد۳،صفحہ ۲۶ تا ۲۷---

۴۳......سیدی احمد بدوی کے حالات:الاعلام،جلدا،صفحہ ۱۷۵/الملک الظاھر بیبرس ،صفحہ ۲۶۲ تا ۲۶۴/ چندروز مصر میں،صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۸/معجم المؤلفین ،جلدا،صفحہ ۱۹۵/ معجم المطبوعات العربية و المعربة،جلدا،صفحہ ۵۴۲---

۴۴......سولہ اکتوبر ۱۹۹۷ء کوامام التصوف والجہاد شیخ احمد بدوی کے ہفت روزہ سالانہ عرس کی اختتامی تقریب میں علاقہ کے گورنر ڈاکٹر احمد عبدالغفار مہمان خصوصی تھے، جب کہ صوبہ کی دیگر اہم شخصیات نے بھی بطورخاص شرکت کی ،اس موقع پرآپ کے مزار سے ملحق عظیم الشان مسجد میں فضیلۃ الشیخ محمد حماد نے خطبہ جمعہ دیا جسے مصر کے ٹیلی ویژن چینل E.S.C نے براہ راست نشر کیا---

۴۵......عجائب الآثار ،جلد۳،صفحہ ۴۶۰،۴۶۳،۵۱۶---

۴۶......عجائب الآثار ،جلد۴،صفحہ ۳۰ تا ۳۱،۳۳---

۴۷......عجائب الآثار ،جلد۴،صفحہ ۷۹---

۴۸......شیخ ابراہیم باجوری کے حالات: الاعلام، جلد۱، صفحہ۷۱/ حلیة البشر، جلد۱، صفحہ۷ تا۱۱/ شیوخ الازہر، صفحہ۲۵ تا۲۶/ فہرست المخطوطات، دارالکتب المصریة، جلد۱، صفحہ۱۳۳، ۱۷۴، ۲۳۴ تا۲۳۵، ۲۴۸، ۲۶۳، ۲۶۷ تا۲۶۸، جلد۲، صفحہ۱۶۸/ فہرست المخطوطات، مصطلح، جلد۱، صفحہ۶، ۱۰، ۲۹۲/ فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۳۷۷، جلد۲، صفحہ۶۶۴/ فہرس مخطوطات البحرین، جلد۱، صفحہ۷۸ تا۷۹، ۱۳۴/ فہرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ۸۴ تا۸۵، ۸۸، ۱۳۴، ۱۴۸ تا۱۴۹، ۱۵۱ تا ۱۵۴، ۳۳۵ تا۳۳۶، ۳۳۸، ۳۶۰، ۳۹۵ تا۳۹۶، ۴۱۷/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۱۸۱/ معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۵۷/ معجم المطبوعات العربیة فی شبہ، صفحہ۱۸، ۳۳۵/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۱، صفحہ۵۰۷ تا۵۱۰/ نزہة الفکر، جلد۱، صفحہ۳۹ تا۴۴---

۴۹......شیخ سید احمد مرزوقی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۶۱/ الاعلام، جلد۱، صفحہ۲۴۷/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۱۳ تا۱۱۴/ ماہنامہ معارف رضا، شمارہ اکتوبر۲۰۰۳ء صفحہ۲۳/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۴۴۹ تا۴۵۰/ معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۲۶۴/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۲، صفحہ۱۷۳۳/ مکہ مکرمہ کے کتنی علماء، صفحہ۳۵/ نزہة الفکر، جلد۱، صفحہ۸۶ تا۸۷/ نظم الدرر، صفحہ۱۱۳ تا۱۱۴/ ماہنامہ نور الحبیب، شمارہ اگست ستمبر۱۹۹۳ء صفحہ۹۷، ۱۰۵ تا۱۰۶---

۵۰......شیخ سید محمد مرزوقی کے حالات: مکہ مکرمہ کے کتنی علماء، صفحہ۳۸---

۵۱......شیخ احمد دمہوجی کے حالات: اتحاف الاخوان، صفحہ۸۹/ حلیة البشر، جلد۱، صفحہ۳۰۵/ شیوخ الازہر، صفحہ۲۳/ فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۴۰۵ تا۴۰۶/ معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۱۹۶---

۵۲......شیخ احمد صاوی کے حالات: الاعلام، جلد۱، صفحہ۲۴۶/ ثبت نعیمی، صفحہ۶/

فهرست المخطوطات، دار الکتب المصریة ،جلد۱،صفحہ۲۴۱،جلد۲،صفحہ۸۷،۱۷۶/
فہرست المخطوطات، مصطلح ،جلد۱،صفحہ۳۲/فهرس مخطوطات مکتبة مکة
المکرمة ،صفحہ۲۸۹،۳۵۹/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف ،
صفحہ۳۴۹/معجم المؤلفین ،جلد۱،صفحہ۲۶۹/معجم المطبوعات العربیة و المعربة ،
جلد۱،صفحہ۳۷۶/مکہ مکرمہ کے کتبی علماء،صفحہ۱۶/نزهة الفکر ،جلد۱،صفحہ۱۵۲تا۱۵۳---

۵۳......فهرس الفهارس،جلد۲،صفحہ۱۰۷---

۵۴......شیخ احمد منۃ اللہ کے حالات:ثبت الشرقاوی ،حالات مصنف،صفحہ۴۵/فهرس
الفهارس و الاثبات،جلد۱،صفحہ۸۶،۱۰۷تا۱۰۸،۱۳۶/معجم المؤلفین،جلد۱،صفحہ۹۹---

۵۵......فهرس الفهارس و الاثبات،جلد۱،صفحہ۵۰۴،جلد۲،صفحہ۷۵۹،۹۰۴،۹۰۵،۱۰۷۲---

۵۶......شیخ حسن عطار کے حالات:الاعلام،جلد۲،صفحہ۲۲۰/ حلیة البشر ،جلد۱،
صفحہ۴۸۹تا۴۹۲/شیوخ الازهر ،صفحہ۲۳تا۲۴/ ماہنامہ ضیائے حرم،شمارہ فروری،۲۰۰۱ء
صفحہ۳۷تا۴۷/فهرست المخطوطات، دار الکتب المصریة ،جلد۱،صفحہ۲۴۶،
۲۵۲،۲۵۳،۲۵۷،۳۵۳،۳۵۹،۴۰۴،جلد۲،صفحہ۴۲/فهرس الفهارس و الاثبات،
جلد۲،صفحہ۱۰۷۳/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف،
صفحہ۳۷۹/معجم المؤلفین ،جلد۱،صفحہ۵۸۷تا۵۸۸/معجم المطبوعات العربیة
فی شبه ،صفحہ۱۳۲/معجم المطبوعات العربیة و المعربة ،جلد۲،صفحہ۱۳۳۵تا
۱۳۳۷/نزهة الفکر ،جلد۱،صفحہ۳۲۵تا۳۳۲---

۵۷......شیخ ابن کاشف دمیاطی کے حالات:حلیة البشر ،جلد۱،صفحہ۵۳۳تا۵۳۴/
عجائب الآثار ،جلد۴،صفحہ۳۳۹تا۳۴۰---

۵۸......شیخ طالب منقاری کے حالات:نزهة الفکر ،جلد۲،صفحہ۵۴تا۵۵---

۵۹......شیخ عبدالرحمٰن کزبری صغیر کے حالات:اتحاف الاخوان،صفحہ۲۷تا۴۷/

الاعلام، جلد۳، صفحہ۳۳۳/ حلية البشر، جلد۲، صفحہ۸۳۳تا۸۳۶/فهرست المخطوطات، مصطلح، جلد۱، صفحہ۵۹تا۶۱، ۲۰۵/فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۴۸۵تا۴۸۸/معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكی الشريف، صفحہ۴۲۵/معجم المؤلفين، جلد۲، صفحہ۱۱۲تا۱۱۳---

۶۰ ......شیخ عبداللطیف بیروتی کے حالات: الاعلام، جلد۴، صفحہ۶۰/فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۷۵۳تا۷۵۴/معجم المؤلفين، جلد۲، صفحہ۲۱۷---

۶۱ ......شیخ عثمان دمیاطی کے حالات: اعلام المكيين، جلد۱، صفحہ۴۳۱/فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۷۷۶تا۷۷۷/مختصر نشر النور، صفحہ۳۳۶تا۳۳۷/ نزهة الفكر، جلد۲، صفحہ۲۳۱/نظم الدرر، صفحہ۱۳۸---

۶۲ ......شیخ علی حصاری کے حالات: حلية البشر، جلد۲، صفحہ۱۰۸۸/عجائب الآثار، جلد۴، صفحہ۳۰۳تا۳۰۴---

۶۳ ......شیخ ابوالقاسم زیانی کے حالات: الاعلام، جلد۵، صفحہ۱۷۲تا۱۷۳/ فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۳۱۳تا۳۱۵، ۳۷۷، ۴۶۴، جلد۲، صفحہ۹۸۱/معجم المؤلفين، جلد۲، صفحہ۶۳۷/معجم المطبوعات العربية و المعربة، جلد۱، صفحہ۹۸۳---

۶۴ ......فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۵۴۱، جلد۲، صفحہ۱۰۷۲---

۶۵ ......شیخ محمد دواخلی کے حالات: عجائب الآثار، جلد۴، صفحہ۴۵۷تا۴۵۹---

۶۶ ......شیخ محمد عروسی صغیر کے حالات: شيوخ الازهر، صفحہ۲۲تا۲۳/فهرست المخطوطات، مصطلح، جلد۱، صفحہ۹۵/فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۸۲۶---

۶۷ ......شیخ محمد راس معسکری کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۸/ فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۱۵۰تا۱۵۲/معجم المؤلفين، جلد۳، صفحہ۴۷---

۶۸ ......شیخ محمد جادالمولیٰ کے حالات: حلية البشر، جلد۳، صفحہ۱۲۶۱/عجائب الآثار،

جلد۴، صفحہ ۳۴۰ تا ۳۴۱---

۶۹......شیخ محمد امین صوصی کے حالات: فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ ۱۰۷۲، ۱۱۶۱/ معجم المؤلفين، جلد۳، صفحہ ۱۴۱---

۷۰......شیخ محمد ابن ریسون کے حالات: الاعلام، جلد۷، صفحہ ۷۲/ فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ ۴۴۵ تا ۴۴۶/ معجم المؤلفين، جلد۳، صفحہ ۶۴۷---

۷۱......شیخ محمد ابن یٰس کے حالات: فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ ۱۱۶۱ تا ۱۱۶۴/ معجم المؤلفين، جلد۳، صفحہ ۷۹ ۳---

۷۲......شیخ محمد دمنہوری کے حالات: الاعلام، جلد۷، صفحہ ۷۴ تا ۷۵/ ثبت الشرقاوی، حالات مصنف، صفحہ ۴۵/ فهرست المخطوطات، دار الكتب المصرية، جلد۱، صفحہ ۳۷۴، ۳۷۶، ۳۸۷، ۴۰۵، ۴۰۶، جلد۲، صفحہ ۱۴۰، ۱۷۵، جلد۳، صفحہ ۳۱/ فهرست المخطوطات، مصطلح، جلد۱، صفحہ ۱۰۴/ فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ ۱۰۷، ۱۶۲، جلد۲، صفحہ ۱۱۰۸/ فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، صفحہ ۱۰۶، ۳۷۰ تا ۳۷۱، ۴۰۴/ معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكی الشريف، صفحہ ۲۷۲/ معجم المؤلفين، جلد۳، صفحہ ۲۸۷/ معجم المطبوعات العربية و المعربة، جلد۱، صفحہ ۸۸۳ تا ۸۸۴---

۷۳......شیخ محمود شرطا کے حالات: اعلام المكيين، جلد۱، صفحہ ۵۶۴ تا ۵۶۵/ فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ ۵۰۴/ مختصر نشر النور، صفحہ ۴۴۷/ نظم الدرر، صفحہ ۱۵۱---

۷۴......شیخ ابوبکر شرطا کے حالات: اعلام المكيين، جلد۱، صفحہ ۵۶۰ تا ۵۶۱/ فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، صفحہ ۴۸۱/ مختصر نشر النور، صفحہ ۱۴۳ تا ۱۴۵/ معجم المؤلفين، جلد۱، صفحہ ۴۴۴/ معجم المطبوعات العربية و المعربة، جلد۱، صفحہ ۵۷۷ تا ۵۷۸/ نظم الدرر، صفحہ ۱۶۹---

۷۵......شیخ محمد بنانی کے حالات: اعلام المكيين، جلد۱، صفحہ ۳۰۴ تا ۳۰۵/ الاعلام،

جلد ۷، صفحہ ۲۷/ فھرست المخطوطات، مصطلح ،جلد ۱،صفحہ ۲۷۱ تا ۲۷۲/فھرس الفھارس و الاثبات ،جلد ۱،صفحہ ۲۲۹ تا ۲۳۰/فھرس المخطوطات العربية و التركية، جلد ۱،صفحہ ۵۰۴ تا ۵۰۶/فھرس مخطوطات مکتبة مكة المكرمة ،صفحہ ۱۳۷/مختصر نشر النور ،صفحہ ۴۱۲ تا ۴۱۳/معجم المؤلفين ،جلد ۳،صفحہ ۶۸۳/ مکہ مکرمہ کے کتبی علماء، صفحہ ۶۹/نظم الدرر ،صفحہ ۱۴۸---

۷۶......شیخ محمد مہدی شافعی کے حالات:حلية البشر ،جلد ۳،صفحہ ۱۲۶۴ تا ۱۲۶۶/ عجائب الآثار ،جلد ۴،صفحہ ۳۶۶ تا ۳۷۲/معجم المؤلفين،جلد ۳،صفحہ ۳۸ ۷---

۷۷......شیخ محمد مہدی حنفی کے حالات:الاعلام،جلد ۷،صفحہ ۷۵ تا ۷۶/ الاعلام الشرقية،جلد ۱،صفحہ ۴۰۴ تا ۴۰۵/ شيوخ الازھر ،صفحہ ۲۷/معجم المؤلفين ،جلد ۳، صفحہ ۳۸۱/معجم المطبوعات العربية و المعربة،جلد ۲،صفحہ ۱۸۱۱ تا ۱۸۱۲---

۷۸......شیخ محمد نبراوی کے حالات:نزھة الفکر ،جلد ۲،صفحہ ۲۴۸ تا ۲۵۰---

۷۹......شیخ مصطفیٰ مبلط کے حالات:اتحاف الاخوان ،صفحہ ۸۹/الاعلام،جلد ۷، صفحہ ۲۴۲/ فھرست المخطوطات، مصطلح ،جلد ۱،صفحہ ۱۲۵، ۱۴۳ تا ۱۴۴، ۱۹۹ تا ۲۰۰، ۲۰۷، ۲۴۰، ۲۴۳/فھرس الفھارس و الاثبات،جلد ۲،صفحہ ۹۳۳/معجم المؤلفين ،جلد ۳،صفحہ ۸۷۹---

۸۰......شیخ یوسف بدرالدین دمشقی کے حالات:الاعلام،جلد ۸،صفحہ ۲۳۷/ حلية البشر ،جلد ۳،صفحہ ۱۶۰۲ تا ۱۶۰۸/فھرس الفھارس و الاثبات ،جلد ۲،صفحہ ۱۱۴۲ تا ۱۱۴۶/ معجم المؤلفين،جلد ۴،صفحہ ۱۸۳---

۸۱......شیخ یوسف صاوی کے حالات:فھرس الفھارس و الاثبات ،جلد ۲،صفحہ ۱۰۷۲/ فھرس مخطوطات،مکتبه مكة المكرمة،صفحہ ۲۴۴/معجم المؤلفين،جلد ۴،صفحہ ۱۸۴---

۸۲......فھرست المخطوطات،دارالکتب المصرية،جلد ۱،صفحہ ۱۳۴---

۸۳......معجم المطبوعات العربية و المعربة،جلدا،صفحہ۱۱۱۶---

۸۴......فهرست المخطوطات، دار الکتب المصریة،جلدا،صفحہ۲۲۷---

۸۵......الاعلام،جلدا،صفحہ۲۱۱---

۸۶......شیخ مصطفیٰ ذہبی کےحالات:الاعلام،جلد۷،صفحہ۲۳۲/ معجم المؤلفین، جلد۳،صفحہ۸۶۳/معجم المطبوعات العربية و المعربة،جلدا،صفحہ۹۱۲---

۸۷......حاشية الشرقاوی ،جلدا،صفحہ۲۳،۵۲/فهرست المخطوطات ، دار الکتب المصرية ،جلدا،صفحہ۲۴۱،۲۵۱/فهرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ۱۴۹/معجم المطبوعات العربية و المعربة،جلدا،صفحہ۱۱۱۶---

۸۸......فهرست المخطوطات،دار الکتب المصرية ،جلدا،صفحہ۲۵۹/فهرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة ،صفحہ۸۹/معجم المطبوعات العربية و المعربة ، جلدا،صفحہ۱۱۱۶---

۸۹......ثبت الشرقاوی ،صفحہ۴۱تا۴۲/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف ،صفحہ۳۳۳/معجم المطبوعات العربية و المعربة ،جلدا، صفحہ۱۱۱۶---

۹۰......معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف،صفحہ۳۳۳---

۹۱......فهرست المخطوطات،دار الکتب المصرية ،جلد۲،صفحہ۲۶/فهرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة،صفحہ۲۶۶تا۲۶۷/معجم المطبوعات العربية و المعربة،جلدا،صفحہ۱۱۱۶تا۱۱۱۷---

۹۲......معجم المطبوعات العربية و المعربة،جلدا،صفحہ۱۱۱۷---

۹۳......ایضاً---

۹۴......عجائب الآثار،جلد۳،صفحہ۲۵۶---

۹۵......حلیة البشر، جلد۲، صفحہ۱۰۰۵تا۱۰۰۶---

۹۶......نزھة الفکر، جلد۲، صفحہ۶۷---

۹۷......فھرس الفھارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۱۰۷۱---

۹۸......الاعلام، جلد۴، صفحہ۷۸---

۹۹......ثبت الشرقاوی، مقدمہ، صفحہ۷---

۱۰۰......۱۲ربیع الاول ۱۴۲۰ھ/ ۲۶ جون ۱۹۹۹ء کو جدہ کے ایک تاجر شیخ صالح کامل وغیرہ کی ملکیت ٹیلی ویژن چینل A.R.T نے جشن میلاد النبی ﷺ کی مناسبت سے تلاوت، تقاریر و نعت خوانی پر مبنی طویل دورانیہ کا پروگرام ''اُمسِیّة دینیة- فی ذکریٰ میلاد النبی محمد ﷺ'' پیش کیا، جس میں شیخ عبدالمعز خطاب کی تقریر بھی شامل تھی---

۱۰۱......شیوخ الازھر، صفحہ۱۲---

۱۰۲......۲۸/اگست ۱۹۹۸ء کو شیخ ڈاکٹر محمود سعید ممدوح نے جامع مسجد ابوعبیدہ بن جراح، دبئی میں ''فضائل درود شریف'' پر خطبہ جمعہ دیا، جسے دبئی ٹیلی ویژن نے براہ راست نشر کیا---

۱۰۳......ثبت الشرقاوی، حالات مصنف، صفحہ۴۳---

۱۰۴......حاشیة الشرقاوی، حالات مصنف، جلد۱، صفحہ۵---

۱۰۵......حاشیة الشرقاوی، سرورق، جلد۱، صفحہ۶---

۱۰۶......عجائب الآثار، جلد۴، صفحہ۲۴۲، ۲۶۱---

۱۰۷......اتحاف الاخوان، صفحہ۸۹تا۹۰/ الاعلام، جلد۴، صفحہ۷۸/ حلیة البشر، جلد۲، صفحہ۱۰۰۵تا۱۰۰۶/ شیوخ الازھر، صفحہ۲۰تا۲۲/ عجائب الآثار، جلد۴، صفحہ۲۵۶تا ۲۶۳/ فھرس الفھارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۱۰۷۱تا۱۰۷۳/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۳۳۳/ معجم المؤلفین، جلد۲، صفحہ۲۳۴/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۱، صفحہ۱۱۱۵تا۱۱۱۷/ نزھة الفکر،

جلد۲،صفحہ۶۷تا۶۸---

۱۰۸......شیخ محمد شنوانی کے حالات:اتحاف الاخوان ،صفحہ۸۶تا۸۷/الاعلام،جلد۶، صفحہ۲۹۷/ حلیة البشر ،جلد۳،صفحہ۱۲۷۰تا۱۲۷۱/شیوخ الازہر ،صفحہ۲۲/عجائب الآثار ، جلد۴،صفحہ۴۵۶تا۴۵۷/فھرست المخطوطات ،دار الکتب المصریة ،جلد۱،صفحہ۲۲۶، ۲۴۱/فھرست المخطوطات، مصطلح ،جلد۱،صفحہ۱۲۵،۱۹۹تا۲۰۰،۲۴۰/فھرس الفھارس و الاثبات،جلد۱،صفحہ۴۱۶/ جلد۲،صفحہ۱۰۷۸تا۱۰۷۹/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف ،صفحہ۳۴۲/معجم المؤلفین،جلد۳،صفحہ۵۴۸/معجم المطبوعات العربیة و المعربة،جلد۲،صفحہ۱۱۵۰---

۱۰۹......عجائب الآثار،جلد۴،صفحہ۲۵۹تا۲۶۳---

۱۱۰......حاشیة الشرقاوی،حالات مصنف،جلد۱،صفحہ۶---

۱۱۱......شیخ محمد امیر کبیر کے حالات:اتحاف الاخوان،صفحہ۸۷تا۸۹/الاعلام،جلد۷، صفحہ۱۷/ ثبت نعیمی ،صفحہ۲۵/حلیة البشر ،جلد۳،صفحہ۱۲۶۶تا۱۲۷۰/عجائب الآثار ، جلد۴،صفحہ۴۴۱تا۴۴۳/فھرست المخطوطات ،دار الکتب المصریة ،جلد۱،صفحہ۱۶۴، ۲۶۹،۳۶۳،۳۱۴،جلد۲،صفحہ۹۳،۱۸۴/فھرست المخطوطات، مصطلح ،جلد۱،صفحہ۱۳۰، ۱۹۱،۲۳۹/فھرس الفھارس و الاثبات،جلد۱،صفحہ۱۳۳تا۱۳۹،جلد۲،صفحہ۶۶۳تا۶۶۴/ فھرس مخطوطات مکتبہ مکة المکرمة،صفحہ۳۹،۹۴،۱۱۰،۱۲۶،۱۶۶تا۱۶۷،۱۹۰،۱۹۳، ۲۲۹،۲۴۳،۲۶۸،۳۴۰/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف ، صفحہ۱۶۹/معجم المؤلفین ،جلد۳،صفحہ۱۳۹/معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۱،صفحہ۴۷۳تا۴۷۵/مکہ مکرمہ کے کتنی علماء،صفحہ۱۲---

۱۱۲......فھرس الفھارس و الاثبات،جلد۱،صفحہ۱۳۴---

۱۱۳......ثبت الشرقاوی،حالات مصنف،صفحہ۴۳،۴۴،۴۵---

۱۱۴......شیخ محمد یاسین فادانی کے حالات:اتمام الاعلام،صفحہ۲۷۵تا۲۷۶/تتمة الاعلام،جلد۲،صفحہ۱۵۵تا۱۵۸/ذیل الاعلام،جلد۲،صفحہ۱۷۸تا۱۷۹/مکہ مکرمہ کے کتنی علماء، صفحہ۴۲/من اعلام القرن الرابع عشر،جلد۱،صفحہ۱۶۹تا۱۷۴---

۱۱۵......ثبت الشرقاوی،مقدمہ،صفحہ۷---

۱۱۶......ثبت نعیمی،صفحہ۶تا۲۰---

۱۱۷......ثبت نعیمی،صفحہ۱تا۶،۲۰تا۲۶---

۱۱۸......فتاویٰ رضویہ،جلد۱،صفحہ۵---

۱۱۹......الاجازات المتينة،صفحہ۱۹تا۲۰،۲۲تا۲۳،۳۴تا۳۵،۵۱تا۵۲،۵۸تا۶۴---

۱۲۰......حیات ملک العلماء،صفحہ۲۳،۲۴---

۱۲۱......ثبت الشرقاوی،صفحہ۱۴/ثبت نعیمی،صفحہ۷---

۱۲۲......معالم التنزيل،جلد۱،صفحہ۳۴تا۳۷---

۱۲۳......تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت،صفحہ۱۷۸/تذکرہ محدث سورتی،صفحہ۲۱۵---

۱۲۴......تذکرہ اکابر اہل سنت،صفحہ۴۵۲---

۱۲۵......ضیائے مہر،صفحہ۳۸،۱۳۱،۲۸۴---

۱۲۶......اتمام الاعلام،صفحہ۱۰۳تا۱۰۴/الشیخ زید ابو الحسن الفاروقی المجددی الدهلوی،صفحہ۱---

۱۲۷......ثبت الشرقاوی،مقدمہ،صفحہ۸/الجواهر الغالية،صفحہ۹---

۱۲۸......سند اجازت،قلمی---

۱۲۹......فوز المقال،صفحہ۲۵۷---

۱۳۰......فهرس الفهارس و الاثبات،جلد۲،صفحہ۱۰۷۲---

۱۳۱......ثبت الشرقاوی،صفحہ۴۲---

۱۳۲......فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۱۰۷۲---

۱۳۳......فهرست المخطوطات، مصطلح، جلد۱، صفحہ۱۹۹---

۱۳۴......ثبت نعیمی، صفحہ۶ تا ۲۰---

۱۳۵......شیخ بسام عبدالوہاب جابی، دمشق کی علمی شخصیات میں سے ہیں اور آپ نے دمشق کے علاوہ قبرص میں اشاعتی ادارے قائم کر رکھے ہیں اور اس دور میں چودھویں صدی ہجری کے مشہور عرب اہل سنت عالم شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیفات کے سب سے بڑے ناشر کے طور پر معروف ہیں---

فہرست مآخذ ومراجع

عربی کتب

۱ ......اتحاف الاخوان باختصار مطمح الوجدان فی اسانید الشیخ عمر حمدان ، شیخ محمد یاسین بن محمد عیسیٰ فادانی مکی ، وفات ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء، طبع دوم ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء، دارالبصائر دمشق---

۲ ......اتمام الاعلام، ذیل لکتاب الاعلام لخیر الدین الزر کلی، شیخ محمد ریاض مالح دمشقی، وفات ۱۴۱۹ھ، وڈاکٹر نزار اباظہ دمشقی، طبع اول ۱۹۹۹ء، دار صادر بیروت---

۳......الاجازات المتینۃ لِعلماء بکۃ و المدینۃ، مولانا احمد رضا خان بریلوی، وفات ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء، سن اشاعت درج نہیں، منظمہ الدعوۃ الاسلامیۃ، اندرون لوہاری دروازہ لاہور---

۴...... الامام احمد رضا خان و اثرہ فی الفقہ الحنفی، مولانا مشتاق احمد شاہ بن پیر نادر شاہ، مقالہ برائے ایم فل از ہر یونی ورسٹی قاہرہ، زیر نگرانی ڈاکٹر شیخ عبد الفتاح محمد نجار، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، کمپوز شدہ غیر منشور---

۵...... اعلام المکیین، من القرن التاسع الی القرن الرابع عشر الھجری، شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن معلمی یمنی مکی، ولادت ۱۳۴۷ھ، طبع اول ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، الفرقان اسلامک

ہرٹیج فاؤنڈیشن لندن وجدہ۔۔۔

۶...... الاعلام الشرقية فی المائة الرابعة عشر الهجرية، شیخ محمد زکی بن محمد مجاہد مصری، وفات ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، طبع دوم ۱۹۹۴ء، دار الغرب الاسلامی بیروت۔۔۔

۷...... الاعلام، قاموس تراجم لأشهر الرجال و النساء من العرب و المستعربين و المستشرقين، شیخ خیر الدین محمود زِرِکلی دمشقی، وفات ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء، طبع ششم ۱۹۸۴ھ، دار العلم للملایین بیروت۔۔۔

۸...... تتمة الاعلام للزركلی، شیخ محمد خیر رمضان یوسف دمشقی، طبع اول ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء، دار ابن حزم بیروت۔۔۔

۹...... الثورة الهندية مع شرحها اليواقيت المهرية، مولانا فضل حق خیرآبادی، وفات ۱۲۷۸ھ/۱۸۶۱ء، مولانا غلام مہر علی گولڑوی، وفات ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء، طبع اول ۱۹۶۴ء، مکتبہ مہریہ، منڈی چشتیاں شریف، بہاول نگر۔۔۔

۱۰...... الجامع الحاوی فی مرويات الشرقاوی المعروف به ثبت الشرقاوی، شیخ عبداللہ بن حجازی شرقاوی مصری، وفات ۱۲۲۷ھ/۱۸۱۲ء، تحقیق شیخ محمد یاسین فادانی مکی، طبع اول ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء دار البصائر دمشق۔۔۔

۱۱...... الجواهر الغالية فی الاسانيد العالية، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہوری، ولادت ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۴ء، طبع ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء، ناشر ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی ازہری۔۔۔

۱۲...... حاشية الشرقاوی علی تحفة الطلاب بشرح تحرير تنقيح اللباب، شیخ عبداللہ شرقاوی، تحقیق شیخ محمد عبدالقادر عطا، طبع ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، دار الکتب علمیہ بیروت۔۔۔

۱۳...... حلية البشر فی تاريخ القرن الثالث عشر، شیخ عبدالرزاق بن حسن بیطار دمشقی، وفات ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۶ء، تحقیق شیخ محمد بہجت بن بہاؤالدین بیطار دمشقی، وفات ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء، طبع اول ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء، مجمع اللغة العربية، دمشق۔۔۔

۱۴...... ذیل الاعلام، قاموس تراجم لاَشهر الرجال و النساء من العرب و المستعربین و المستشرقین، شیخ احمد علاونہ اردنی، طبع اول ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء، دار المنارۃ جدہ---

۱۵...... سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر، شیخ سید محمد خلیل بن علی مرادی دمشقی، وفات ۱۲۰۶ھ/ ۱۷۹۱ء، تحقیق شیخ اکرم حسن علبی، طبع اول ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء، دار صادر بیروت---

۱۶...... سند اجازت شیخ سید احمد بن زینی دحلان شافعی مکی مدنی، وفات ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۶ء، بنام مولانا احمد الدین چکوالی، وفات ۱۳۴۷ھ/ ۱۹۲۹ء، مخطوطہ مخزونہ مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی، عکس مخزونہ بہاؤالدین زکریا لائبریری، ضلع چکوال---

۱۷...... شیوخ الازھر، شیخ عبد المعز خطاب مصری، طبع ۱۹۹۰ء، وزارت اطلاعات مصر---

۱۸...... عجائب الآثار فی التراجم و الاخبار المعروف بہ تاریخ جَبرتی، شیخ عبد الرحمٰن بن حسن جبرتی مصری، وفات ۱۲۳۷ھ/ ۱۸۲۲ء، تحقیق پروفیسر ڈاکٹر عبد الرحیم عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم، طبع ۱۹۹۷ء، دار الکتب المصریۃ، قاہرہ---

۱۹...... فھرست المخطوطات، دار الکتب المصریۃ، شیخ فواد بن سید عمارہ مصری، وفات ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۷ء، طبع ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۱ء، دار الکتب المصریۃ، قاہرہ---

۲۰...... فھرست المخطوطات دار الکتب المصریۃ، مصطلح الحدیث، شیخ فواد مصری، طبع ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء، دار الکتب المصریۃ، قاہرہ---

۲۱...... فھرس الفھارس و الاثبات و معجم المعاجم و المشیخات و المسلسلات، شیخ سید محمد عبد الحیٔ بن عبد الکبیر کتانی مراکشی، وفات ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۲ء، تحقیق ڈاکٹر احسان عباس فلسطینی، ولادت ۱۹۲۰ء، طبع دوم ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء، دار الغرب الاسلامی بیروت---

۲۲...... فھرس مخطوطات البحرین، ڈاکٹر علی عبد الرحمٰن اباحسین، طبع دوم ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۳ء، جلد اول، مطبع وزارت اطلاعات بحرین---

۲۳...... فھرس المخطوطات العربیۃ و الترکیۃ و الفارسیۃ، مکتبۃ الغازی

خسرو بک بسرائی فیو ، شیخ قاسم دوبراکا، طبع ۱۹۶۳ء، جلداول، مشیخة الجماعة الدینیة الاسلامیة، سرائیو، بوسنیا ہرزیگوینیا---

۲۴ ...... فهرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، پروفیسرڈاکٹرشیخ عبدالوہاب ابراہیم ابوسلیمان مکی، ولادت ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۸ء، وغیرہ، طبع اول ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، مکتبة الملک فهد الوطنیة، ریاض---

۲۵ ...... الکتاب المستطاب المحتوی علی الاسانید الصحیحة المعروف به ثبت نعیمی، مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی، وفات ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء، سن اشاعت درج نہیں، تاہم ۱۳۶۱ھ یا اس سے قبل شائع ہوئی، مطبع قاضی محمد شہاب الدین دکنی مرادآبادی---

۲۶ ...... الشیخ محمد نور الله البصیرفوری، حیاتهٔ و مؤلفاتهٔ، حافظ عبدالمجید، مقالہ برائے ایم فل پنجاب یونی ورسٹی لاہور، زیرنگرانی ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، ۱۹۹۷ء، مخطوط---

۲۷ ...... المختصر من کتاب نَشر النور و الزّهر فی تراجم افاضل مکة، من القرن العاشر الی القرن الرابع عشر، شیخ عبداللہ بن احمد ابوالخیر مرداد مکی، وفات ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء، اختصار وترتیب وتحقیق شیخ محمد سعید عامودی مکی، وفات ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء، وشیخ احمد علی بن اسد اللہ کاظمی بھوپالی مکی، وفات ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء، طبع دوم ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء، عالم المعرفۃ جدہ---

۲۸ ...... معالم التنزیل المعروف به تفسیر بغوی، شیخ حسین بن مسعود بغوی، وفات ۵۱۰ھ/ ۱۱۱۷ء، تحقیق شیخ محمد عبداللہ نمر، شیخ عثمان جمعہ ضمیریہ، شیخ مسلم حرش، طبع دوم ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء، دار طیبہ ریاض---

۲۹ ...... معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، شیخ عبداللہ معلّمی یمنی مکی، طبع اول ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء، مکتبة الملک فهد الوطنیة، ریاض---

۳۰ ...... معجم المؤلفین، تراجم مصنفی الکتب العربیة، شیخ عمر رضا کحالہ دمشقی، وفات ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۷ء، طبع اول ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۳ء، مؤسسة الرسالة، بیروت---

۳۱...... معجم المطبوعات العربية فی شبه القارة الهندية الباکستانية، منذ دخول المطبعة اليها حتی عام ۱۹۸۰م، ڈاکٹر احمد خان، ولادت ۱۹۳۵ء، طبع اول ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، مکتبة الملک فهد الوطنية، ریاض۔۔۔

۳۲...... معجم المطبوعات العربية و المعربة، یوسف بن الیان سرکیس دمشقی مصری، وفات ۱۳۵۱ھ/ ۱۹۳۲ء، سن اشاعت درج نہیں تاہم طبع جدید، دار صادر بیروت۔۔۔

۳۳...... من اعلام القرن الرابع عشر و الخامس عشر، شیخ ابراہیم بن عبداللہ حازمی، ولادت ۱۳۸۳ھ، طبع اول ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء، جلد اول، دار الشریف، ریاض۔۔۔

۳۴...... مَن هو احمد رضا البريلوی الهندی، مفتی سید شجاعت علی قادری، وفات ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۳ء، طبع ۱۹۹۱ء، رضا اکیڈمی لاہور۔۔۔

۳۵...... نزهة الفكر فيما مضی من الحوادث و العبر فی تراجم رجال القرن الثانی عشر و الثالث عشر، شیخ احمد بن محمد حضراوی ہاشمی مکی، وفات ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء، تحقیق محمد المصری، طبع اول ۱۹۹۶ء، وزارت ثقافت دمشق۔۔۔

۳۶...... نظم الدرر فی اختصار نَشر النور و الزّهر فی تراجم افاضل مكة من القرن العاشر الی القرن الرابع عشر، اختصار و ترتیب شیخ عبداللہ بن محمد غازی ہندی مکی، وفات ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۶ء، مخطوط۔۔۔

عربی مضمون

۳۷...... الشيخ زيد ابو الحسن الفاروقی المجددی الدهلوی، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، کمپوز شدہ غیر منشور۔۔۔

عربی رسائل

۳۸...... ماہنامہ ''التصوف الاسلامی'' قاہرہ، شمارہ اپریل ۱۹۹۴ء، مضمون بعنوان ''الازهر الشريف او شعلة الاسلام التی لم تنطفی منذ اكثر من الف عام''۔۔۔

۳۹...... ماہ نامہ ''الثقافۃ'' دہلی، شمارہ ستمبر ۱۹۹۷ء و ابو بکر محی الدین کا مضمون ''الازھر الشریف'' ---

۴۰...... ماہنامہ ''المنہل'' جدہ، شمارہ دسمبر ۱۹۸۸ء، جنوری ۱۹۸۹ء، شیخ سید عبداللہ کنون حسنی فاسی مراکشی، وفات ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء کا مضمون ''ماضی القرویین و حاضرھا'' ---

عربی ٹیلی ویژن چینلز

۴۱...... A.R.T، نشریات ۲۶ رجون ۱۹۹۹ء---

۴۲...... DUBAI، نشریات ۲۸ راگست ۱۹۹۸ء---

۴۳...... ESC، نشریات، ۱۶/۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء---

اردو کتب

۴۴...... اہم عرب ممالک، پروفیسر محمد حسن اعظمی، ولادت ۱۳۳۷ھ/ ۱۹۱۸ء، سن اشاعت درج نہیں، تاہم ۱۹۷۹ء یا اس کے بعد شائع ہوئی، ناشر ہادی کریم میمن، کراچی---

۴۵...... الملک الظاہر سلطان العادل رکن الدین محمود بیبرس بندقدار، طالب ہاشمی، سن اشاعت درج نہیں، جب کہ دیباچہ ۱۹۶۹ء میں لکھا گیا، قومی کتب خانہ، لاہور---

۴۶...... تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، طبع دوم ۲۰۰۰ء، فرید بک سٹال لاہور---

۴۷...... تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، علامہ محمد صادق قصوری و پروفیسر مجید اللہ قادری، طبع ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی---

۴۸...... تذکرہ علماء اہل سنت، مولانا محمود احمد کان پوری، طبع دوم ۱۹۹۲ء، سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ، فیصل آباد---

۴۹...... تذکرہ محدث سورتی، خواجہ رضی حیدر، سن اشاعت درج نہیں، جب کہ مقدمہ کتاب ۱۹۸۱ء میں لکھا گیا، سورتی اکیڈمی، کراچی---

۵۰...... چند روز مصر میں، مولانا محمد محبّ اللہ نوری بصیر پوری، ولادت ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء،

طبع ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور، اوکاڑا---

۵۱......حیات ملک العلماء، ڈاکٹر مختار الدین احمد، ولادت ۱۳۳۶ھ/ ۱۹۱۷ء، طبع ۱۹۹۴ء، ادارہ معارف نعمانیہ، لاہور---

۵۲......ضیائے مہر، سوانح حیات حضرت پیر سید غلام محی الدین گیلانی بابو جی، مولانا مشتاق احمد چشتی، ولادت ۱۹۴۱ھ، طبع اول ۲۰۰۰ء، مکتبہ مہریہ، گولڑا شریف---

۵۳......العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ، مولانا احمد رضا خان بریلوی، جلد اول طبع ۱۴۰۵، رضوی کتاب گھر، بمبئی---

۵۴......فوز المقال فی خلفاء پیر سیال، حاجی محمد مرید احمد چشتی، ولادت ۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۲ء، طبع اول ۱۹۹۷ء، ادارہ تعلیمات اسلاف، لاہور---

۵۵......مقالات مولوی محمد شفیع، وفات ۱۹۶۳ء، مرتبہ احمد ربانی، طبع اول ۱۹۷۴ء، مجلس ترقی ادب، لاہور---

۵۶......مکہ مکرمہ کے کتنی علماء، عبدالحق انصاری، طبع ۲۰۰۴ء، فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور اوکاڑا---

اردو رسائل

۵۷......ماہ نامہ ''السعید'' ملتان، شمارہ جون ۲۰۰۰ء---

۵۸......ماہ نامہ ''ضیائے حرم'' لاہور، شمارہ اپریل ۱۹۷۴ء/ شمارہ جولائی ۲۰۰۰ء/ شمارہ اکتوبر ۲۰۰۰ء/ شمارہ فروری ۲۰۰۱ء---

۵۹......ماہ نامہ ''فکر ونظر، اسلام آباد، شمارہ مئی ۱۹۷۶ء---

۶۰......ماہ نامہ ''کنز الایمان'' لاہور، شمارہ جولائی ۲۰۰۰ء---

۶۱......ماہ نامہ ''معارف رضا'' کراچی، شمارہ اکتوبر ۲۰۰۳ء---

۶۲......ماہ نامہ ''نور الحبیب'' بصیر پور، اوکاڑا، شمارہ اگست، ستمبر ۱۹۹۳ء/ شمارہ جون ۲۰۰۰ء---

۞۞۞۞

فہرست عنوانات

جانشینِ حضرت فقیہ اعظم

صاحبزادہ مفتی محمد محبّ اللہ نوری زید مجدہ

کی ایمان افروز نگارشات

تصانیف

- گستاخِ رسول کا شرعی حکم
- رحمۃ للعالمین ﷺ کا پیغام امن
- ظہورِ نور
- میلاد النبی--- صاحب میلاد کی کرم نوازیاں
- افضلیت مدینہ منورہ
- اسلام اور تصوف
- مخزن صدق وصفا--- سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- باب مدینۃ العلم--- مرتضیٰ مشکل کشا، مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم
- حبّ اہل بیت
- ور فعنا لك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر---
(غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ)
- سلطان الہند خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ
- شہنشاہِ ولایت حضرت گنج شکر علیہ الرحمۃ
- وقت کی قدر کیجئے
- فقیہ اعظم--- پیکر شفقت
- حضرت فقیہ اعظم کے استاذ مکرم مفتی اعظم سیدی ابوالبرکات اپنے مکاتیب کے آئینے میں
- چندروز مصر میں (سفرنامہ مصر)
- سفر محبت (حصہ اول)--- بصیر پور شریف سے بغداد معلیٰ تک

ترتیب وتدوین

فتاویٰ نوریہ (جلد اول، دوم ترتیب نو-- جلد سوم تا ششم تدوین وتبویب)

- خطبات نوریہ • سترہ تقریریں • میلاد النبی ﷺ • میلادِ مصطفیٰ ﷺ

تراجم

- افضلیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء عقل ونقل کے پیمانے میں (امام رازی)
- قرعہ مبارکہ (فال نامہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
- بشائر الخیرات (سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتب کردہ مجموعہ درود وسلام)

فقیہ اعظم پبلی کیشنز

دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑا)